Postal Registration No:P/GDP-23

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 48 شمارہ 51/50

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

7/14 رمضان 1420 ہجری / 16/23 فتح 1378 ہش / 16/23 دسمبر 99ء

لندن۔ 18 دسمبر 99 (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ حضور نے کل مسجد فضل میں خطبہ ارشاد فرمایا اور رمضان المبارک کی برکات پر بصیرت افروز روشنی ڈالی۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمره وامره۔

رمضان کے فضائل و برکات

ارشاد باری تعالیٰ

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ (بقرہ)

ترجمہ:۔ اے مومنو تم پر روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تا کہ تم متقی بنو۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَفِیْ رِوَایَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَفِیْ رِوَایَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ
(متفق علیہ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت رمضان داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں دوزخ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دئے جاتے ہیں ایک روایت میں ہے رحمت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (متفق علیہ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے رکھتا ہے اس کے رمضان سے پہلے کے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں جس شخص نے رمضان کی راتوں کا قیام ایمان کے ساتھ اور نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے کیا اس کے پہلے کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جس نے لیلۃ القدر کا قیام ایمان کے ساتھ اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے کیا اس کے پہلے کے تمام گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔

مَنْ لَمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ۔

ترجمہ:۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو روزے میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا اللہ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کچھ بھی پرواہ نہیں۔

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دعاؤں کا مبارک مہینہ:۔ رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے دعاؤں کا مہینہ ہے (الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء) میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔
(الحکم ۱۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

تنویر قلب کیلئے عمدہ مہینہ:۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کیلئے عمدہ مہینہ ہے کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے پس انزل فیه القران میں یہی اشارہ ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں مجھے یاد ہے کہ جوانی کے ایام میں میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ روزہ رکھنا سنت اہل بیت ہے میرے حق میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلمان منا اهل البیت سلمان یعنی الصلحان کہ اس شخص کے ہاتھ سے دو صلح ہوں گی ایک اندرونی دوسری بیرونی اور یہ اپنا کام رفق سے کرے گا نہ کہ شمشیر سے اور جب میں مشرب حسین پر نہیں ہوں کہ جس نے جنگ کی بلکہ مشرب حسن پر ہوں کہ جس نے جنگ نہ کی تو میں نے سمجھا کہ روزہ کی طرف اشارہ ہے چنانچہ میں نے چھ ماہ تک روزے رکھے اس اثناء میں میں نے دیکھا کہ انوار کے ستونوں کے ستون آسمان پر جا رہے ہیں یہ امر مشتبہ ہے کہ انوار کے ستون زمین سے آسمان پر جاتے تھے یا میرے قلب سے لیکن یہ سب کچھ جوانی میں ہو سکتا تھا اور اگر اس وقت میں چاہتا تو چار سال تک روزہ رکھ سکتا تھا نشاط جوانی تابہ سی سال چہل آمد فرو ریزد پروبال۔۔۔ انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجا لاوے روزہ کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وان تصوموا خیر لکم یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔
(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۶_۵۸)

رمضان سچ کی ہوائیں چلاتا ہے

جھوٹ سے خود بھی اجتناب کریں اور اپنے بچوں پر بھی نظر رکھیں

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ)

جھوٹ کے خلاف ایک عالمی جہاد کی ضرورت ہے جو ہمارے گھروں سے شروع ہوگا ہمارے نفوس سے شروع ہوگا۔ جھوٹ کے خلاف جو جہاد کرنا ہے اس کا جھنڈا جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں تھمایا گیا ہے۔ اگر آپ نے اس جھنڈے کو گرنے دیا تو کوئی ہاتھ نہیں ہوگا جو اس کو اٹھا سکے گا اس لئے ساری دنیا میں جھوٹ کے خلاف جہاد جاری رکھیں۔ اور یہ جہاد اپنے نفوس سے شروع ہو کر اپنے گھروں سے شروع ہوگا اور رمضان مبارک میں تو بالخصوص آپ کیلئے بہت اچھا موقع ہے کہ رمضان کی ہوائیں آپ کی تائید کر رہی ہیں۔

رمضان سچ کی ہوائیں چلاتا ہے اور یہ ہوائیں جو ہیں یہ آپ کی مددگار بن گئی ہیں پس جھوٹ سے خود بھی اجتناب کریں اور اپنے بچوں پر بھی نظر رکھیں۔ اپنی بیوی پر اپنے ماحول اپنے گردو پیش پر اپنے دوستوں پر کہ ان کی جو عادت بن گئی ہے روزمرہ جھوٹ بولنے کی اُس سے وہ باہر نکل آئیں۔

رمضان مبارک میں جھوٹ کے خلاف اگر آپ جہاد کریں تو یاد رکھیں اس کے نتیجے میں آپ کے روزے میں بھی برکت ہوگی آپ ویسے بھی تو خدا کی خاطر کھانے سے رک رہے ہیں پینے سے رک رہے ہیں مگر اگر ساتھ یہ جہاد بھی شروع ہو جائے جو جھوٹ کے خلاف ہے اُس جھوٹ کے خلاف ہے جو روزے کا زہر قاتل ہے اگر جھوٹ کھالیا تو گویا سب کچھ روزے میں کھالیا اور روزے کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا۔ پس اگر آپ جہاد شروع کریں گے اور باریکی سے گردو پیش میں نظر رکھیں گے تو آپ کے روزے کی بھوک آپ کیلئے زیادہ ثواب لیکر آئے گی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبولیت کی شرط سچائی رکھ دی ہے پس جتنا آپ سچائی کی طرف آگے بڑھیں گے اتنا ہی آپ کے روزے مقبول ہوتے چلے جائیں گے۔ اور اس کے نتیجے میں آپ کو دنیا میں بھی یہ محسوس ہوگا کہ یہ روزہ آپ کے لئے روحانی صحت کا موجب بنا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ فروری ۹۶ء)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

چودھویں کا چاند اور رمضان

یو این آئی کی ۱۶ دسمبر کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ ۱۹ ویں صدی اور دوسری ہزاری ختم ہو رہی ہے لیکن اس سے پہلے ۲۲ ر دسمبر کو پورنماشی کے روز چاند اتنا چمکدار ہو گا جتنا گذشتہ ۱۳۳ برسوں میں پہلے کبھی نہیں تھا اس سے پہلے ۲۱ دسمبر ۱۸۶۶ء کو ایسا ہوا تھا۔ اس واقعہ کو دیکھنے والے اگلی صدی میں بھی اس کو یاد رکھیں گے۔ اس طرح چمکدار ہونے کی وجہ یہ ہے کہ زمین گرمیوں کے مقابلہ پر اس دسمبر میں سورج کے کئی میل قریب ہے اور چاند پر سورج کی شعاعیں ۷ فیصد زیادہ تیز پڑیں گی اور چاند زمین کے بھی زیادہ قریب ہو گا جس سے یہ اور زیادہ چمکدار دکھائی دے گا اور ۱۴ فیصد زیادہ بڑا بھی دکھائی دے گا۔ بحوالہ ہند سماچار جالندھر ۹۹-۱۲-۱۷

ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۴ سو سال قبل بطور پیشگوئی امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کے دو عظیم الشان نشان بیان فرمائے تھے کہ چاند اور سورج کو رمضان المبارک کی خاص تاریخوں میں گرہن ہو گا۔ یہ نشان پوری آب و تاب کے ساتھ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی زندگی میں آپ کی سچائی کا گواہ بن کر رمضان المبارک ۱۳۱۱ ہجری مطابق ۱۸۹۴ء میں ظاہر ہوئے۔ جبکہ پیشگوئی کے عین مطابق ماہ رمضان میں ۱۳ تاریخ کو چاند کو اور ۲۸ ر رمضان المبارک کو سورج کو گرہن لگا۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں بدر کامل کی حیثیت سے اسی طرح مجدد اور امام مہدی و مسیح بنا کر بھیجے گئے۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں مبعوث ہوئے۔ ظاہری چاند کا اس طرح سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی زندگی میں دعوے سے قبل خارق عادت طور پر چمکنا اور آپ کی وفات کے بعد اس صدی کے آخر میں رمضان المبارک میں ہی چودھویں کے چاند کا خارق عادت طور پر چمکنا اس بات کی خاص طور پر نشاندہی کر رہا ہے کہ جس طرح مادی دنیا کا چودھویں کا چاند خارق عادت چمک دکھا رہا ہے اسی طرح روحانی دنیا میں بھی چودھویں کا چاند خارق عادت طور پر ان دنوں چمک رہا ہے۔ اور جس طرح مادی دنیا میں کامل چاند سورج کے قریب آیا ہے۔ روحانی دنیا میں بھی بدر کامل سراج منیر کے قریب ترین پہنچ چکا ہے۔

پس امسال ۲۲ دسمبر کو چاند کی چودھویں تاریخ کو یعنی بدر کامل کا ماہ رمضان میں غیر معمولی طور پر روشن ہونا یہ کوئی معمولی بات نہیں خاص طور پر یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی زندگی میں ہی رمضان کے مہینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق گرہن لگنا اور آپ کی زندگی میں ہی چاند کا غیر معمولی طور پر چمک دکھانا اور آپ کی وفات کے بعد اسی صدی کے بالکل آخر میں بدر کامل کا غیر معمولی طور پر روشن ہونا۔ اللہ تعالیٰ کی خاص حکمت اور بطور نشانِ صداقت امام مہدی کیلئے ہے۔ جبکہ آپ کی صداقت کیلئے اور بھی کئی آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں۔

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح　　نیز بشنواز زمیں آمد امام کامگار

یعنی آسمان کی آواز سنو کہ مسیح آگیا مسیح آگیا۔ نیز زمین سے بھی امام کامگار کی آمد کی بشارت سنو۔

پس اس وقت جبکہ عیسائی دنیا مسیح کا شدید انتظار کر رہی ہے اور امام مہدی کے انتظار میں مسلمان بھائی بے چین ہیں۔ صدی کا اختتام بھی آگیا۔ اور کوئی مہدی و مسیح آسمان سے اُترتا دکھائی نہیں دے رہا انتظار کی صدی بھی ختم ہو گئی۔

کیوں نہ ہم اس آسمانی شہادت کو قبول کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے مسیح و مہدی کے قدموں میں اپنے آپ کو ڈال دیں۔ جبکہ بہت سے سعید فطرت اس طرف بکثرت رجوع فرما رہے ہیں۔ چنانچہ صرف اس سال ہی ایک کروڑ سے زائد لوگ احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ کیونکہ

سب خشک ہو گئے ہیں جتنے تھے باغ پہلے　　ہر طرف ہم نے دیکھا بستاں ہرا یہی ہے

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اخیر پر یہ بھی واضح ہو کہ میرا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح کیلئے ہی نہیں ہے بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے اور جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کیلئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے ایسا ہی میں ہندوؤں کیلئے بطور اوتار کے ہوں..." (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۶)

"یہ سلسلہ آسمان سے قائم ہوا ہے تم خدا سے مت لڑو تم اس کو نابود نہیں کر سکتے اسکا ہمیشہ بول بالا ہے اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو اور اس سلسلہ کو بے قدری سے نہ دیکھو جو خدا کی طرف سے تمہاری اصلاح کیلئے پیدا ہوا ہے۔ اور یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور کوئی پوشیدہ ہاتھ اس کے ساتھ نہ ہوتا تو یہ سلسلہ کب کا تباہ ہو جاتا اور ایسا مفتری جلد ہلاک ہو جاتا کہ اب اس کی ہڈیوں کا بھی پتہ نہ چلتا اپنی مخالفت کے کاروبار میں نظر ثانی کرو کم از کم یہ تو سوچو کہ شاید غلطی ہو گئی ہو۔ اور شاید یہ لڑائی تمہاری خدا سے ہو۔" (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۲۷)

اللہ تعالیٰ ہمارے عیسائی اور مسلمان بھائیوں کو یہ بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (قریشی محمد فضل اللہ)

میں وہی مسیح موعود ہوں جو چودھویں صدی میں آنے والا تھا اور جو مہدی بھی ہے

ارشاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"اگر کوئی شخص ہماری جماعت سے نفرت کرتا ہے تو کرے۔ لیکن اُسے کم از کم غیرتِ اسلام کے تقاضا سے اور اسلام کی موجودہ حالت کے لحاظ سے یہ بھی تو ضرور ہے کہ وہ کسی ایسی جماعت کو تلاش کرے اور اُس کا پتہ دے جو حجج و براہین اور خدا تعالیٰ کے تازہ بتازہ نشانات اور روشن آیات سے کسر صلیب کر رہی ہو۔ مگر میں دعوی سے کہتا ہوں کہ خواہ شرقاً غرباً شمالاً جنوباً کہیں بھی چلے جاؤ اس جماعت کا پتہ بجز میرے نہیں ملے گا۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے اس غرض کے واسطے مجھے ہی مبعوث کر کے بھیجا ہے۔ میرے دعویٰ کو سن کر نری بدظنی اور بدلگامی سے کام نہ لو بلکہ تمہیں چاہیئے کہ اس پر غور کرو اور منہاج نبوت کے معیار پر اس کی صداقت کو آزماؤ۔ انسان ایک پیسے کا برتن لیتا ہے تو اس کی بھی دیکھ بھال کرتا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ ہماری باتوں کو سنتے ہی بغیر فکر کئے گالیاں دینی شروع کرتے ہیں۔ یہ بہت ہی نامناسب امر ہے جو طریق میں نے پیش کیا ہے اس طرح پر میرے دعویٰ کو آزماؤ۔ اور پھر اگر اس طریق سے بھی تم مجھے کاذب پاؤ تو بے شک افسوس کے ساتھ چھوڑ دو۔ لیکن میں تمہیں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں مفتری نہیں ہوں کاذب نہیں ہوں بلکہ میں وہی ہوں جس کا وعدہ نبیوں کی زبانی ہوتا چلا آیا ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا ہے وہی مسیح موعود ہوں جو چودھویں صدی میں آنے والا تھا اور جو مہدی بھی ہے مجھے وہی قبول کرتا ہے جس کو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے دیکھنے والی آنکھ عطا کرتا ہے اور یہ جماعت اب دن بدن بڑھ رہی ہے۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ یہ بڑھے۔ پس یہ بڑھے گی۔ اور ضرور بڑھے گی"۔

(الحکم ۱۰ ر جون ۱۹۰۵ء ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۴۵-۱۴۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی ایمان افروز تصنیف ''تذکرۃ الشہادتین'' میں نہایت پر شوکت الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں:۔ "یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا...... ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے...... اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی...... اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا اور دُنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ ابھی آسمان سے نہ اُترا۔ تب سب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہو گی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نا اُمید اور بدظن ہو کر اس عقیدے کو چھوڑ دیں گے"۔ (تذکرۃ الشہادتین)

آسماں میرے لئے تو نے بنایا اِک گواہ

کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے میرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار
کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار
یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند!
ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار!
آسماں میرے لئے تُو نے بنایا اِک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار
جس کو چاہے تخت شاہی پر بٹھا دیتا ہے تو
جس کو چاہے تخت سے نیچے گرا دے کرکے خوار
دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعف دینِ مصطفیٰؐ
مجھ کو کر اَے میرے سُلطاں کامیاب و کامگار
جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں!
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار و نزار
کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار
(درثمین)

خطبہ جمعہ

چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے

جہاں کوئی بیعت کرنا چاہے اس کا نام اور چندہ کا عہد درج رجسٹر کیا جاوے

قرآن مجید، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے مالی قربانی سے متعلق اہم نصائح

تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان —— گزشتہ سال کی وصولی ۱۷لاکھ ۱۷ہزار ۸۰۰ پاؤنڈز ہے

کھلنا (بنگلہ دیش) میں احمدیہ مسجد میں بم کے دھماکہ کے نتیجہ میں سات احمدی شہداء اور

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کی وفات کا تذکرہ

جو جماعتیں اپنے شہداء کا خیال رکھتی ہیں شہداء کی طرح وہ جماعتیں بھی ہمیشہ زندہ رہتی ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۵ر نومبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۵ر نبوت ۱۳۷۸ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ) بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ. وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ . وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾۔(سورۃ البقرہ آیت ۲۶۲)

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ان لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اگاتا ہے۔ ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے (اس سے بھی) زیادہ بڑھا کر دیتا ہے اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک حدیث ترمذی باب فضل النفقة فی سبیل الله ۔ ترمذی کا باب جس میں اللہ کے رستے میں خرچ کرنے کا ذکر ہے اس میں حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے رستے میں کچھ خرچ کرتا ہے اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

اب یہ سات سو والا بالکل قرآن کریم کے مطابق حکم ہے اور اسی لئے میں کہا کرتا ہوں کہ ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی احادیث کی بنیاد قرآن پر ہوتی ہے اور اس سے زیادہ ثقہ اور کوئی چیز نہیں کہ جو کچھ قرآن میں مبنی ہے وہ حدیث میں بیان ہوا ہے۔ روایتیں خواہ کمزور ہوں یا طاقتور ہوں یہ مضمون اپنی ذات میں کھلی کھلی گواہی دیتا ہے کہ یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ہے۔

دوسری حدیث سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اللہ کی رضا کی خاطر جو کچھ تم خرچ کرو گے اس کا اجر تمہیں ملے گا۔ (بخاری کتاب الایمان باب انما الاعمال بالنیات) ۔اور یہ سات سو گنا والا تو بہت زیادہ معیاری ہے مگر معمولی سا بھی خرچ کرے گا تو اس کا بھی اجر ملے گا۔

اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی"۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ "پس خوش قسمت وہ شخص ہے جو خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے"۔ اب یہ جو خدا کے ارادے سے مال آتا ہے یہ بعض دفعہ نعمت کے طور پر ملتا ہے اور بعض دفعہ ابتلا کے طور پر آتا ہے تو یہاں اس تعلق میں ان لوگوں کا ذکر کر رہا ہوں، مخلصین کا، جن کو خدا کی طرف سے مال ملتا ہے اور محبت کی وجہ سے ملتا ہے، ابتلا کے طور پر نہیں بلکہ نعمت کے طور پر عطا ہوتا ہے۔

"پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجالانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے"۔ اب اس میں بھی مخلصین کو اپنی زندگی میں تجربہ کر کے دیکھنا چاہئے۔ بعض لوگ بے انتہا کوشش کرتے ہیں لیکن کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں ہوتا اور بعض لوگ معمولی سا خرچ کرتے ہیں یا محض دماغ لڑاتے ہیں اور جیسے چھت پھاڑ کر مال آرہا ہو ان کو بہت کثرت سے ملتا ہے۔

"یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اَور رنگ سے کوئی خدمت بجالا کر خدا تعالیٰ اور اُس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو، بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجالائے گی"۔ احمدیوں کے لئے جو مالی قربانی میں بہت حصہ لیتے ہیں یہ بہت بڑی تنبیہ ہے۔ وہ یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ ہم احسان کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اگر تم نہیں کرو گے تو خدا ایک اور قوم پیدا کر دے گا۔

"تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی اور کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ مَیں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے"۔ (مجموعہ اشتہارات۔ جلد نمبر ۳ صفحہ ۴۹۷،۴۹۸)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۵ر جولائی ۱۹۰۳ء کو اپنی مجلس میں فرمایا:

"قوم کو چاہئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجالاوے۔ مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں چاہئے۔ دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسول کریم ﷺ، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے۔ اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیویں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے"۔

اب ایک پیسہ کی اس وقت جو قدر تھی وہ دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود فرما رہے ہیں کہ سارے ایک ایک پیسہ بھی سال میں دیں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ اب تو پیسہ بڑھ کر بعض جگہ لاکھوں کروڑوں میں بھی بن گیا ہے اور جہاں تک روپوؤں کا تعلق ہے بعض لوگ ایسا چندہ بھی دیتے ہیں کہ اگر اس کو پاکستانی روپے میں تبدیل کیا جائے تو ایک کروڑ بن جائے گا۔ اس لئے پرانے زمانے کی باتیں ہیں مگر شکریہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام ادا کر رہے ہیں اور ان کا کر رہے ہیں جنہوں نے ایک پیسہ خدا کی نذر میں پیش کیا تھا۔ اب ایسے بھی پیدا ہو سکتے ہیں جو کروڑہا دیں اور آئندہ ایسے سیٹھ پیدا ہونگے جو کروڑہا خرچ کر سکتے ہیں مگر ان کی ایک پیسہ کے برابر خرچ کی بھی قدر نہیں ہوگی۔ اس لئے اب وقت ہے کہ اس وقت کی قدر کرو اور حضرت مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام کی راہ میں جو خدمت آپ اسلام کی سرانجام دے رہے ہیں مالی امداد کی جس حد تک ممکن ہے کرتے رہو۔

"ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اُسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے۔" اس لئے نئے (آنے والوں کی) تربیت کے لئے خاص طور پر یاد رکھیں کہ اس کو اہمیت دیں کہ جو بھی احمدیت میں آنے کا عہد کرتا ہے اس سے مالی قربانی کے متعلق بھی ضرور ابھی سے بات کرلی جائے اور یہ ہمارا تجربہ ہے دنیا کے ہر ملک میں جہاں آغاز سے مالی قربانی کی بات کی جائے وہاں اس وقت دل کھل جاتے ہیں۔ کہتے ہیں لوہے کو اس وقت ڈھالا جاتا ہے جب گرم ہوتا ہے۔ پس جب وہ قبول کرنے والا احمدیت قبول کرتا ہے اس وقت اس کے دل میں نرمی ہوتی ہے، اس وقت تاکیداً اس کو کہیں کہ خدا کی راہ میں ضرور کچھ مال خرچ کرو اور باقاعدہ جماعت کے اندر جو رواج ہے اس کے مطابق نہ سہی کچھ کرو اور عہد کرو کہ وہ ضرور دو گے تو اس سے رفتہ رفتہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان کی تربیت ہوتی چلی جاتی ہے اور پھر وہ شرح سے بھی زیادہ دینے لگ جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "اور جو شخص ایسی دینی مہمات میں مال خرچ کرے گا میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آئے گی بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہوگا"۔ یہ بات میں نے ابھی عرض کی تھی کہ بعض لوگ پہاڑوں کے برابر خرچ کرنے والے بھی شاید بڑے بڑے پیدا ہو جائیں مگر مسیح موعودؑ کے زمانے میں جو خدمت کی جائے اس میں ایک پیسہ کے برابر بھی کروڑوں کی کوئی اہمیت نہیں ہوگی۔

اب سنئے۔ فرماتے ہیں: "یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں"۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی زمانی حیثیت سے اب بھی موجود ہیں اور اس لئے آپ یہ نہ سمجھیں کہ وقت گزر گیا ہے۔ آج بھی آپ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہیں تو حضرت مسیح موعودؑ ہی کے زمانے سے ہم گزر رہے ہیں۔ "تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۴۹۷)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "چاہئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس عہد کرے کہ میں اتنا چندہ دیا کروں گا"۔ اب یہاں پابندی کوئی نہیں ہے کسی شرح کی مگر ہر متنفس کو اپنی توفیق کے مطابق یہ عہد کرنا چاہئے۔ "ہر ایک متنفس عہد کرے کہ میں اتنا چندہ دیا کروں گا کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے رزق میں برکت دیتا ہے۔ اس دفعہ تبلیغ کے لئے جو بڑا بھاری سفر کیا جاوے تو اس میں ایک رجسٹر بھی ہمراہ رکھا جاوے۔ جہاں کوئی بیعت کرنا چاہے اس کا نام اور چندہ کا عہد درج رجسٹر کیا جاوے"۔

تو آج کل جو خدا تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی تبلیغ پھیل رہی ہے اس میں یہ بات پیش نظر رکھیں کہ ہر شخص جو احمدی ہوتا ہے اس کا رجسٹر میں نام درج کرنے کے ساتھ اس سے اس کا چندہ پوچھ کے اسی وقت درج کر لیا جائے اور اس ترکیب میں بہت برکت ہوگی۔ جماعت کے اخراجات جتنے بڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ پورے بھی کر رہا ہے اور بہت تھوڑے میں بھی بہت برکت دے رہا ہے مگر اگر یہ ترکیب بھی استعمال کی جائے تو بہت روپیہ استعمال کرنے کے لئے ملے گا اور استعمال کرنے کے مواقع بھی ساتھ پھیلتے چلے جائیں گے۔

نیز فرمایا: "بہت لوگ ایسے ہیں کہ جن کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ چندہ بھی جمع ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہئے کہ اگر تم سچا تعلق رکھتے ہو تو خدا تعالیٰ سے پکا عہد کر لو کہ اس قدر چندہ ضرور دیا کروں گا اور ناواقف لوگوں کو یہ بھی سمجھایا جاوے کہ وہ پوری تابعداری کریں۔ اگر وہ اتنا عہد بھی نہیں کر سکتے تو پھر جماعت میں شامل ہونے کا کیا فائدہ؟ نہایت درجہ کا بخیل اگر ایک کوڑی بھی روزانہ اپنے مال میں سے چندے کے لئے الگ کرے تو وہ بھی بہت کچھ دے سکتا ہے۔ ایک ایک قطرہ سے دریا بن جاتا ہے۔ اگر کوئی چار روٹی کھاتا ہے تو اسے چاہئے کہ ایک روٹی کی مقدار اس میں سے اس سلسلہ کے لئے بھی الگ کر رکھے"۔ چار روٹی کھانے والا تو اپنا پیٹ ہی خراب کرتا ہے تو اگر ایک روٹی کم کر دے تو اس کے پیٹ کا بھی بھلا ہے اور خدا کے حضور بھی یہ قربانی مقبول ہو جائے گی۔ "اور نفس کو عادت ڈالے کہ ایسے کاموں کے لئے اسی طرح سے نکالا کرے"۔ (البدر۔ جلد دو۔ نمبر ۲۶۔ صفحہ ۲۰۱، ۱۷ر جولائی ۱۹۰۳ء)

یعنی روپیہ دینے کے لئے کچھ ذاتی جسمانی قربانی بھی کیا کرے۔ کپڑوں کے لحاظ سے بھی ہو سکتی ہے، اولاد پر خرچ کے لحاظ سے بھی ہو سکتی ہے۔ بہرحال اس نیت سے خرچ کچھ کم کیا جائے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنا ہے تو اس سے بہت اچھی تربیت ہوتی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ بچپن میں ہمیں جب ایک ہفتے کا ایک آنہ ملا کرتا تھا تو آپ لوگ حیران ہونگے کہ ہفتے کا آنہ کیا ہوتا ہے لیکن بڑی برکت تھی اس میں۔ اس میں سے بھی ہماری والدہ مختلف چندوں کے وقت چندہ منہا کیا کرتی تھیں۔ پیسہ پیسہ کریں یا زیادہ جتنا کریں۔ اب مجھے تفصیل تو یاد نہیں رہی مگر بتایا کرتی تھیں بچے کو کہ تمہارا یہ چندہ نکال لیا ہے تمہارے جیب خرچ میں سے۔ اور اس کا یہ اثر ہے کہ خدا کے فضل سے ہم سب بہن بھائیوں کو مالی لحاظ سے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے کی بچپن سے ہی توفیق مل رہی ہے۔

فرمایا: "ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو۔ اور ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے۔ اُس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اِس سلسلہ کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے۔ اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے"۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۸۳)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے" یعنی صرف یہ نہیں کہ سلسلہ کے کام پورے ہوتے ہیں بلکہ سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ جو چندہ ادا کرتا ہے اس کا ایمان ترقی کرتا ہے۔ "اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے۔ پس ضرور ہے کہ ہزار در ہزار آدمی جو بیعت کرتے ہیں ان کو کہا جاوے کہ اپنے نفس پر کچھ مقرر کریں اور اس میں پھر غفلت نہ ہو"۔ (ملفوظات جلد ششم۔ صفحہ ۴۳۔ مطبوعہ لندن)۔ اب تو وقت آنے والا ہے کہ کروڑ در کروڑ لوگ بیعتیں کریں گے تو اگر سارے اس نصیحت پر عمل کریں تو اندازہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت کی خرچ کی توفیق کتنی بڑھ جائے گی۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "ہر ایک شخص کا صدق اُس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اِس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اِسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے"۔

اب یہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات اختیار کئے گئے ہیں یہ بہت سی حکمتوں کے پیش نظر چنے گئے ہیں۔ تو زکوٰۃ کے متعلق بعض لوگ لکھتے ہیں کہ ہمیں یہاں اپنے رشتے داروں میں زکوٰۃ دینے کی اجازت دی جائے۔ **زکوٰۃ مرکزی بیت المال میں جمع ہونی چاہئے۔ کسی شخص، کسی فرد واحد کو اجازت نہیں کہ اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے اپنے غریب بھائیوں وغیرہ کو چنیں۔ غریب بھائیوں کو جو چنتا ہے اس کو مرکز کو لکھنا چاہئے کہ ہمارے ہاں اتنے غریب ہیں خواہ بھائی ہوں یا غیر بھائی ہوں** اُن **سب کے لئے کھلی زکوٰۃ کی رقم ادا کی جائے گی**۔ تو ایک آدمی کی زکوٰۃ تو کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی اور اگر وہ کی بھی تو اپنے عزیزوں پر ہی خرچ کرے گا اس میں دنیاوی منفعت بھی شامل ہو جاتی ہے لیکن اس دین کے سب غریبوں کے لئے جتنی ضرورت ہے لکھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت کو اللہ تعالیٰ جتنی زمین بڑھاتا چلا جا رہا ہے اتنے پیسے بھی مہیا کرتا جا رہا ہے اور دنیا بھر میں زکوٰۃ میں سے یا اور صدقات میں سے یا صدقہ نہ بھی ہو تو خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی طرف سے اتنا ملتا ہے کہ غریب کی ضرورت ضرور پوری کر دی جاتی ہے۔ ضرورت سے مراد یہ ہے کہ اس کو سفید پوشی کی توفیق مل جاتی ہے ورنہ تو بعض دفعہ ضرورت ختم ہی نہیں ہوتی کسی کی۔ جہنم کے متعلق بھی کہا جاتا ہے جب اس کا پیٹ بھرا جائے گا تو کہے گی هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کچھ اور بھی ہے۔ تو 'کچھ اور بھی ہے' والوں کا ذکر میں نہیں کر رہا۔ ان کا ذکر کر رہا ہوں جو متانت اور شرافت کے ساتھ سفید پوشی پر گزارہ کر سکتے ہوں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے۔ اِس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اِسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے۔ اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اِس راہ میں وہ روپیہ لگاوے۔ اور بہرحال صدق دکھاوے تا فضل اور رُوح القدس کا انعام پاوے۔ کیونکہ یہ انعام اُن لوگوں کے لئے تیار ہے جو اِس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں"۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۸۳)

آج چونکہ کچھ اعلانات اور بھی کرنے ہیں اس لئے میں نے نسبتاً مختصر خطبہ دیا ہے۔ امید ہے جو اعلانات ہونگے ان سے باقی وقت پورا ہو جائے گا جو بھی اللہ کی مرضی ہے۔

اب میں **تحریک جدید کے سال نو کا اعلان** کرنا چاہتا ہوں۔ یہ جو مالی تحریک کا خطبہ تھا اس کی یہی بنا تھی۔ یہ اعداد و شمار کا قصہ ہے اور کئی لوگوں کو اونگھ آنے لگتی ہے۔ اس لئے اب ذرا ہوشیار ہو کے بیٹھیں۔ جب اونگھ آئی ہو کسی کو تو اس کو چٹکی بھی کاٹی جایا کرتی ہے تو سب تھی

کو چٹکی نہ کاٹیں، اپنے آپ کو چٹکی کاٹیں۔

تحریک جدید کا آغاز ۱۹۳۴ء میں ہوا تھا۔ ۳۱/ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو اس کے پینسٹھ سال گزر چکے ہیں۔ آغاز میں جو اس تحریک میں شامل ہوئے تھے ان کے رجسٹر کو دفتر اوّل کہا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ابھی تک دفتر اول میں شامل ہونے والے زندہ موجود ہیں اور وہ مسلسل اپنے اموال خدا کی راہ میں تحریک جدید کی خدمت میں پیش کرنے کی توفیق پا رہے ہیں۔ پس خدا کرے کہ اس رجسٹر میں جس کو ۶۵ سال گزر چکے ہیں، بہت برکت پڑے اور ان لوگوں کو بہت لمبی زندگی عطا ہو اور خدا کی راہ میں خرچ کرتے چلے جائیں۔

بعد میں بہت سی نئی نسلیں پیدا ہوئیں لہٰذا اُن کی خاطر ایک اور رجسٹر کھولا گیا جس کو دفتر دوم کہا جاتا ہے۔ یہ دفتر ۱۹۳۴ء کے دس سال بعد ۱۹۴۴ء میں کھولا گیا۔ گویا یہ دفتر بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں کھولا گیا۔

دفتر دوم کے اکیس سال بعد تیسرا رجسٹر کھولا گیا۔ اس رجسٹر کو دفتر سوم کہتے ہیں۔ اس دفتر کا اجراء ۱۹۶۵ء میں ہوا یعنی خلافت ثالثہ کے زمانے میں یہ رجسٹر کھولا گیا تھا۔

یہ تیسرا رجسٹر خلافت ثالثہ کے زمانے میں کھولا گیا اور چوتھا رجسٹر خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے زمانے میں کھولا گیا اس رجسٹر کو دفتر چہارم کہتے ہیں۔ تو خلافت بھی چہارم ہے اور دفتر بھی چہارم ہے۔ اس کا اجراء ۱۹۸۵ء میں ہوا اور یہ رجسٹر اس وقت تک جاری ہے۔ اور بیس سال کے بعد پھر ایک اور رجسٹر کھولا جائے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی، میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میرے زمانے میں ہی کھول دیا جائے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔

اِمسال اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۹۴ ممالک نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے کی توفیق پائی ہے۔ موصولہ رپورٹوں کے مطابق ۳۱/ اکتوبر ۱۹۹۹ء تک جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی تحریک جدید کی کُل وصولی ۱۷ لاکھ ۷۱ ہزار ۸۰۰ پاؤنڈ تھی۔ اب یہ سترہ لاکھ اکہتر ہزار آٹھ سو پاؤنڈ کی حیثیت ہی کیا ہے۔ جو ایک دن میں بعض امیر آدمی جب جوئے میں ہار جاتے ہیں وہ رقم ہمارے سارے چندوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ مگر اس میں ایک ذرہ بھی برکت نہیں ہوتی جو جوئے میں ہارتے ہیں اور جیتنے والوں کے لئے بھی کچھ برکت نہیں ہوتی۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے اب اتنی تھوڑی سی رقم سے ساری دنیا کی تحریک جدید کی ضرورتیں پوری ہو رہی ہیں۔

یہ جو غیر معمولی برکت ہے اس میں طوعی خدمت کی برکت بہت ہے، اتنی طوعی خدمت ادا کی جا رہی ہے کہ اگر محنت کے لحاظ سے اس کی اجرت ادا کی جائے تو وہ کروڑہا پاؤنڈ بن سکتی ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کو یہی منظور ہے کہ جماعت خدمت کرے۔ چندہ وصول کرنے والے بھی دن رات محنت کر رہے ہوتے ہیں اور کوئی پیسہ وصول نہیں کرتے بلکہ اپنی طرف سے دیتے ہیں۔ تو جماعت کے کاروبار دنیا سے بالکل الگ ہیں۔ یہ جماعت ہی ایک الگ نمونہ ہے جو خدا تعالیٰ کی جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نمونے کو ہمیشہ قائم رکھے۔ اب کل وصولی دیکھیں ۸۰۰، ۱۷، ۷۱ پاؤنڈ دیکھنے میں کچھ بھی نہیں۔ کام اتنا زیادہ ہے کہ ساری دنیا میں تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے اور اللہ کے فضل سے بڑی نمایاں کامیابیاں عطا ہو رہی ہیں۔

پاکستان نے اس دفعہ مشکل حالات کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر کی جماعتوں میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ پہلے بھی پاکستان پہلی پوزیشن حاصل کرتا رہا ہے۔ اور مولویوں کو اس کی بڑی تکلیف ہوتی ہے کہ ہمارے ہوتے ہوئے احمدیوں کو چندے دینے کی توفیق کیسے مل جاتی ہے۔ مگر جو مرضی شرارت کرلیں جماعت کی ترقی کے قدم نہیں روک سکتے۔ نہ روک سکتے ہیں، نہ آئندہ کبھی روک سکیں گے۔ جماعت ہر حال میں ہر قدم آگے ہی بڑھاتی رہے گی۔

امریکہ کی جماعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلسل آگے بڑھ رہی ہے۔ گزشتہ سال کی نسبت انھوں نے تقریباً ایک لاکھ ڈالر زائد پیش کئے ہیں۔ برما کی جماعت بھی قابل ذکر ہے۔ کیونکہ اس جماعت نے مالی قربانی میں نمایاں ترقی کی ہے اور اس سال گزشتہ سالوں کی نسبت وصولی میں دوگنا اضافہ کیا ہے۔ مبارک مصلح الدین صاحب کو اللہ جزا دے۔ وہ برما گئے ہوئے تھے اور ان کی خاص محنت اور کوشش سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو یہ نمایاں قربانی کی توفیق ملی۔

اب مجموعی وصولی کے لحاظ سے بالترتیب پہلی دس جماعتوں کے نام آپ کے سامنے پڑھتا ہوں۔ نمبر ایک پاکستان، نمبر ۲۔ جرمنی، نمبر ۳۔ امریکہ۔ یہ اسی طرح چلا آ رہا ہے ہمیشہ سے، بڑا زور مارتے ہیں لوگ کہ آگے پیچھے ہو جائیں مگر نہ پاکستان جرمنی کو آگے نکلنے دیتا ہے، نہ جرمنی امریکہ کو اور انگلستان کا چوتھا نمبر مقرر ہو گیا ہے شاید میرا قصور ہے کہ چوتھا خلیفہ یہاں رہتا ہے اس لئے انہوں نے چوتھا نمبر اپنا پکا کر لیا ہے۔ پانچویں پہ کینیڈا، چھٹے پہ انڈونیشیا، ساتویں نمبر پر ہندوستان، آٹھویں پر ماریشس، نویں پر سوئٹزرلینڈ، اور جو تعجب انگیز بات ہے وہ یہ کہ اب دسویں پر فلسطین ہے۔ کبھی وہم و گمان میں بھی نہیں آیا تھا کہ فلسطین بھی اس تحریک میں اتنے نمبر حاصل کر لے گا۔ مگر عطاء اللہ صاحب کلیم ماشاء اللہ جب سے وہاں گئے ہیں ہر لحاظ سے جماعت فلسطین ترقی کر رہی ہے۔ گزشتہ سال کی نسبت ساڑھے تین گنا زیادہ وصولی کی ہے انہوں نے۔ علاوہ ازیں ہالینڈ، آسٹریلیا، بلجیم، جاپان اور مڈل ایسٹ کی ایک جماعت نے بھی نمایاں قربانی کی توفیق پائی ہے۔

تحریک جدید کے مالی جہاد میں پہلی بار گیارہ نئے شامل ہونے والے ممالک کے نام یہ ہیں۔ جب سے تحریک جدید بنی ہے یہ ممالک پہلے کبھی بھی تحریک جدید میں شامل ہونے کی توفیق نہیں پا سکے اس لحاظ سے بھی بڑی نمایاں ترقی ہے الحمد للہ۔ آسٹریا، مالی، ٹوگو، بلغاریہ، تیونس، مقدونیہ، گنی کناکری، ملاوی، نائجر، چیک ریپبلک اور سلاوک ری پبلک۔ یہ گیارہ ایسی جماعتیں ہیں جن کو پہلے کبھی تحریک جدید میں حصہ لینے کی توفیق نہیں ملی۔

اب مجاهدین کی تعداد۔ تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہونے والے مجاہدین کی تعداد دو لاکھ چھیاسٹھ ہزار چھ سو سترہ (۲،۶۶،۶۱۷) ہو چکی ہے۔ اب خدا کرے اگلے سال جہاں کروڑوں نئے احمدی بھی آئیں گے اور یہ نئی تحریکات ہیں ان پر عمل ہو گا تو امید رکھتا ہوں کہ چندہ دہندگان کی تعداد تین لاکھ تو کم از کم ہو جائے گی۔ اس سال نئے شامل ہونے والے مجاہدین کی تعداد میں سترہ ہزار چھ سو انیس (۱۷،۶۱۹) کا اضافہ ہے۔

پاکستان کے نمایاں قربانی کرنے والے اضلاع اور جماعتیں۔ ضلع لاہور بشمول لاہور۔ ماشاء اللہ بہت نمایاں ترقی کی ہے۔ ضلع جھنگ بشمول ربوہ۔ میں اسی ترتیب سے پڑھ رہا ہوں جس ترتیب سے انہوں نے تحریک جدید کی مالی قربانی میں حصہ لیا ہے۔ ضلع جھنگ کی باقی جماعتیں تو چھوٹی سی ہیں ربوہ کی طرف سے خدا کے فضل سے بھاری قربانی ہے۔ کراچی، اسلام آباد، راولپنڈی، کوئٹہ، ضلع تھرپارکر بشمول کنری، ضلع گوجرانوالہ بشمول حافظ آباد، ساہیوال، میرپور خاص، عمر کوٹ، حیدر آباد، بہاولنگر، سرگودھا، مظفر گڑھ، جہلم، پشاور اور نوشہرہ۔ سرگودھا کی سمجھ نہیں آ رہی کہ وہ کافی پیچھے گرا ہوا ہے۔ اللہ رحم کرے۔ جہاں تک ذیلی تنظیموں کا تعلق ہے، لجنہ اماء اللہ کی طرف سے دفتر تحریک جدید کو نمایاں تعاون حاصل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا عطا فرمائے۔

اب اس کے بعد میں تحریک جدید کے سالِ نَو کا اعلان کرتا ہوں۔ امسال اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے چورانوے ممالک نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے کی توفیق پائی ہے۔ چورانوے اب خدا کرے اگلے سال سو سے بڑھ جائیں۔ موصولہ رپورٹوں کے مطابق ۳۱/ اکتوبر ۱۹۹۹ء تک جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی کل وصولی ۸۰۰، ۱۷، ۷۱ پاؤنڈز ہے۔ یہ وصولی گزشتہ سال کی وصولی سے ایک لاکھ تین ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔

اب میں اس خطبہ کے آخر پر **بعض شہداء کا ذکر** کرنا چاہتا ہوں جن کی نماز جنازہ آج جمعہ کے بعد ادا ہو گی۔

چند ہفتے قبل ۸/ اکتوبر ۱۹۹۹ء کو بنگلہ دیش کے شہر کھلنا کے رہائشی علاقہ نرالہ میں واقع احمدیہ مسجد میں بم کا ایک خوفناک دھماکہ ہوا تھا۔ اس وقت مربی سلسلہ مکرم امداد الرحمان صاحب خطبہ جمعہ دے رہے تھے۔ اس دھماکہ کے نتیجہ میں دو خدام مکرم جہانگیر حسین صاحب اور مکرم نور الدین صاحب موقع پر ہی شہید ہو گئے جبکہ چار افراد نے ہسپتال پہنچ کر دم توڑ دیا۔ یہ دو اور چار چھ بنتے ہیں مگر مجھے یاد ہے انہوں نے مجھے رپورٹ پیش کی تو میرے منہ سے سات نکلا ہے کہ سات شہید ہو گئے۔ تو بعد کی اطلاع کے مطابق ایک صاحب بعد میں بھی زخموں کی تاب نہ لا کر شہید ہو گئے تو سات کا عدد اس طرح پورا ہو گیا۔ اب ان شہداء کے مختصر حالات میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

مکرم جہانگیر حسین صاحب ابن مکرم اکبر حسین صاحب کی عمر پچیس سال تھی اور وہ "بی۔ کام" کا امتحان دینے والے تھے۔ بہت نیک اور فعال داعی الی اللہ تھے۔ مکرم سید علی سردار صاحب مرحوم آف سندر بن کے نواسے تھے۔

اس ضمن میں بہت سے لوگ لکھتے ہیں کہ ان کے پسماندگان کا خیال رکھا جائے۔ وہ تو جس دن خبر آئی تھی اسی وقت ہم نے کہہ دیا تھا۔ ایک لمحہ بھی انتظار نہیں کیا اور ہدایت دی ہوئی ہے کہ پسماندگان کو ان کے شہداء کی زندگی میں جو کچھ ملتا تھا اس سے کم کسی صورت میں نہیں ملنا چاہئے اور زیادہ ضرورت ہو تو زیادہ بھی ملنا چاہئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض لوگ غرباء ہیں اور اپنی زندگی میں بھی بمشکل گزارہ کرتے تھے۔ **جو جماعتیں اپنے شہداء کا خیال رکھتی ہیں**

طالب دُعا :- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم

M/S **NISHA LEATHER**

Specialist in Leather Belts, Leather

Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.

19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

شہداء کی طرح وہ جماعتیں **بھی ہمیشہ زندہ** رہتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے، بنگلہ دیش کو پھر میں دوبارہ ہدایت کر رہا ہوں کہ ہرگز کوئی کنجوسی نہیں کرنی، پہلے سے بہتر حالات میں ہوں اور کمزور حالات میں نہ ہوں۔

مکرم **نورالدین صاحب** کی عمر ۳۰ سال تھی اور وہ کھلنا جماعت کے جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمت کر رہے تھے۔ ہمیشہ جماعت کی پُر خلوص خدمات کی توفیق پاتے رہے۔ دو سال پہلے شادی ہوئی تھی۔ آپ تین بھائیوں اور ایک بہن میں سب سے بڑے تھے۔ ان کے دادا مکرم منشی سکیم الدین صاحب سندر بن جماعت کے بانیوں میں سے تھے۔ ان کو میں ذاتی طور پر ملا بھی ہوں اور بہت ان کی عزت کرتا تھا۔

مکرم اکبر **حسین صاحب** کی عمر ۳۹ سال تھی اور انہوں نے ساڑھے تین سال پہلے اپنے بیوی بچوں کے ہمراہ قبول احمدیت کی سعادت حاصل کی تھی۔ پسماندگان میں بوڑھی والدہ کے علاوہ دو بیٹے بھی چھوڑے ہیں۔ شہادت سے متعلق میرے خطبات سننے کے بعد آپ نے مجھے لکھا تھا۔ اب یہ بات خاص طور پر میرے پیش نظر ہے اور میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ نئے احمدی تھے مگر خطبات شہادت کو سننے کے بعد مجھے لکھا کہ حضور دعا کریں مجھے بھی خدا کی راہ میں قربانی کا شرف حاصل ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ پر خلوص تمنا پوری کر دی۔

مکرم سبحان **مُوڑل صاحب** کی عمر ۵۴ سال تھی اور یہ سندر بن کے رہنے والے تھے۔ کسی کام سے کھلنا آئے ہوئے تھے۔ پُرجوش داعی الی اللہ تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور پانچ بیٹے چھوڑے ہیں۔ چھوٹا بیٹا عزیزم غلام رسول تحریک وقف نو میں شامل ہے۔

مکرم مُحِبُّ **اللہ صاحب** کی عمر ۳۴ سال تھی۔ آپ جماعت سندر بن کے صدر مکرم جی۔ ایم۔ مطیع الرحمان صاحب کے دوسرے بیٹے تھے۔ تین سال قبل شادی ہوئی تھی۔ پسماندگان میں بیوہ اور ایک بیٹی جو تحریک وقف نو میں شامل ہے، چھوڑے ہیں۔ مرحوم کھلنا جماعت کے سیکرٹری وقف نو کے علاوہ خدام الاحمدیہ کے ریجنل قائد بھی تھے۔

ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کی بیوائیں بہت چھوٹی عمر کی ہیں اور بنگلہ دیش میں رشتے ناطے کی دقتیں بھی ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کثرت سے نئے احمدی ہو رہے ہیں۔ اس لئے جماعت کو اس طرف بھی توجہ چاہئے۔ **پسماندگان کا یہ بھی حق ہے کہ نیک دل آدمیوں سے بیواؤں کی شادیاں ہوں جو یتیموں کا خیال رکھیں۔ قرآن کریم میں اس کے متعلق بہت تاکید ہے کہ جب سوسائٹی میں یتامیٰ بنیں تو ان کی خاطر ایک سے زیادہ شادیاں بھی کرنی پڑیں تو کرو مگر یتامیٰ کا خاص طور پر انصاف کے ساتھ خیال رکھنا ضروری ہے۔**

مکرم ڈاکٹر عبدالماجد صاحب کی عمر ۴۳ سال تھی۔ آپ کھلنا جماعت کے زعیم انصاراللہ، سیکرٹری تبلیغ اور سیکرٹری وصایا تھے۔ خود بھی پُرجوش داعی الی اللہ تھے۔ آپ بحیثیت ڈاکٹر کھلنا میں ہی پریکٹس کرتے تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

جو ساتویں میں کہہ رہا تھا جن کی اطلاع ملی ہے وہ مکرم **ممتازالدین احمد صاحب** ہیں۔ آپ کھلنا کی مسجد کے مؤذن اور خادم تھے۔ اِسی حادثہ میں شدید زخمی ہوئے، ہسپتال میں زیر علاج رہے مگر جانبر نہ ہو سکے۔ انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے چھوڑے ہیں۔ ان میں سے ایک بچی کے علاوہ باقی سب شادی شدہ ہیں۔

افسوس کہ کھلنا کے اِن شہداء کی نماز جنازہ غائب میں تاخیر ہو گئی۔ مجھے پہلے توجہ کرنی چاہئے تھی مگر اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوتی ہے کسی حکمت سے یہ تاخیر ہو گئی۔ اب جب حضرت چھوٹی آپا کے جنازہ غائب کا خیال آیا تو پہلے ان شہداء کی طرف دماغ گیا کہ پہلے ان کا حق ہے۔ ان کا نام پڑھا جائے، ان کے کوائف لکھے جائیں اور اس جمعہ میں خدا تعالیٰ نے عالمی طور پر جماعت کو دعا کی توفیق عطا کرنی تھی ان سب کے لئے دعا کریں۔ اس لئے اس جمعہ کے لحاظ سے آج نماز جمعہ کے بعد انشاء اللہ نماز جنازہ غائب بھی ہو گی جس میں شہداء کے علاوہ حضرت چھوٹی آپا مرحومہ جن کے کوائف میں ابھی آپ کے سامنے پڑھ کے سناؤں گا ان کی نماز جنازہ غائب بھی ہو گی۔

'چھوٹی آپا' ہم ان کو کہا کرتے تھے حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی حرم، جماعت کی معروف بزرگ ہستی حضرت چھوٹی آپا، ایک طویل علالت کے بعد ۳/نومبر ۱۹۹۹ء کو وفات پا گئیں۔ انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔ اللہ اُن کو جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اس ضمن میں بڑی کثرت سے تعزیت کے خطوط بھی آ رہے ہیں، کچھ لوگ مل بھی رہے ہیں لیکن معلوم ہونا چاہئے کہ میرے پاس اب اتنا وقت ہے ہی نہیں کہ سب کا جواب دے سکوں۔ خصوصاً ایسی شہادتوں کے وقت یا ایسی وفات کے وقت کثرت سے ڈاک آتی ہے تو میں اس جمعہ میں آپ سب کا شکریہ ادا کر رہا ہوں جنہوں نے تعزیت کا اظہار کیا ہے اور اس کے سوا اب آپ کو شکریہ کا کوئی خط نہیں جائے گا۔ یہ رسمی بات ہے۔ جب دل ممنون ہے، جب میں فہرستیں پڑھتا ہوں تو دل سے دعا خود بخود اسی وقت نکل جاتی ہے تو اتنا ہی کافی ہے کہ جن لوگوں کی فہرستیں آتی ہیں ان کے اوپر میں نظر ڈالتا ہوں اور ساتھ ساتھ دل سے خود بخود دعائیں اٹھتی رہتی ہیں۔

حضرت چھوٹی آپا ۱۹۱۸ء میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کے گھر پیدا ہوئیں۔ ڈاکٹر صاحبؓ حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ کے بھائی تھے۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مریم صدیقہ رحمہا اللہ تعالیٰ اپنے ایک مضمون میں تحریر فرماتی ہیں۔ یہ حضرت سیدہ ام متین کے مضمون میں سے اقتباس پیش کر رہا ہوں۔ "میرے ابا جان کے ہاں جب بڑی والدہ صاحبہ سے جو بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہیں کوئی اولاد نہیں ہوئی تو حضرت اماں جان اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زور دینے پر میرے ابا جان نے مرزا محمد شفیع صاحب کی بڑی لڑکی امۃ اللطیف صاحبہ سے ۱۹۱۷ء میں شادی کی۔ یہ رشتہ بھی حضور کا ہی طے کردہ تھا۔ ۷/اکتوبر ۱۹۱۸ء کو میری پیدائش ہوئی۔ چونکہ اور کوئی پہلے اولاد نہ تھی اس لئے میرے ابا جان نے مجھے ہی خدا تعالیٰ کے حضور وقف کر دیا" ۔ اور اسی وقف کی وجہ سے ہی آپ کا نام مریم رکھا گیا تھا۔

"اس کا اظہار حضرت ابا جان نے اپنے کئی مضامین میں بھی کیا اور جب میری شادی ہوئی تو آپ نے مجھے کچھ نصائح نوٹ بک میں لکھ کر دیں اس میں آپ نے تحریر فرمایا، مریم جب تم پیدا ہوئیں تو میں نے تمہارا نام مریم اس نیت سے رکھا کہ تم کو خدا تعالیٰ اور اس کے سلسلہ کے لئے وقف کر دوں اسی وجہ سے تمہارا دوسرا نام 'نذرِالٰہی' بھی تھا"۔ یہ آج پہلی دفعہ مجھے پتہ چلا ہے کہ حضرت مریم صدیقہ صاحبہ کا نام 'نذرالٰہی' بھی تھا یعنی خدا تعالیٰ کی نذر۔ "اب اس نکاح سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ میرے بندہ نواز خدا نے میری درخواست اور نذر کو واقعی قبول کر لیا تھا اور تم کو ایسے خاوند کی زوجیت کا شرف بخشا جس کی زندگی اور اس کا ہر شعبہ اور ہر لحظہ خدا تعالیٰ کی خدمت اور عبادت کے لئے وقف ہے۔ پس میری اس بات پر بھی شکر کرو کہ تم کو خدا تعالیٰ نے قبول فرما لیا اور میری نذر کو پورا کر دیا"۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ (مطبوعہ روزنامہ الفضل ربوہ، ۲۵/مارچ ۱۹۶۶ء)

آپ نے ۱۹۴۲ء میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمات شروع کی تھیں۔ ۱۹۵۸ء میں آپ صدر لجنہ مرکزیہ منتخب ہوئیں اور یہ شاندار دَور ۱۹۹۷ء تک جاری رہا۔ تقسیم ہند کے بعد آپ نے پاکستان میں لجنہ کی از سرِ نو ترتیب و تنظیم کا کٹھن فریضہ سر انجام دیا۔ مستورات کی بہبود کے لئے انڈسٹریل ہوم، فضل عمر جونیئر ماڈل سکول، جامعہ نصرت گرلز کالج میں سائنس بلاک کا اجراء اور ڈنمارک اور ہالینڈ میں احمدی لجنات کی قربانیوں سے مساجد کی تعمیر آپ کے دَور کی نمایاں اور یادگار باتیں ہیں۔ تاریخ لجنہ کی تدوین کا کام بھی آپ کا ہی ایک کارنامہ ہے جس کی کئی جلدیں چھپ چکی ہیں۔ آپ کی بیٹی عزیزہ امۃ المتین بیگم سید میر محمود احمد ناصر (پرنسپل جامعہ احمدیہ) ہیں اور نواسے اور نواسی شعیب، ڈاکٹر منیب، محمد احمد، فرخ اور عائشہ ہیں۔

اب ان سب شہداء کا بھی ذکر ہو گیا اور حضرت ام متین کا بھی ذکر ہو گیا جن کی نماز جنازہ غائب انشاء اللہ جمعہ کے معاً بعد اسی مسجد میں ادا کی جائے گی۔

تحریک جدید کا مطالبہ ——— سادہ زندگی کی اہمیت

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ہمیں دین کے لئے قربانی کی اہلیت کو بڑھانے کے لئے جو سادہ زندگی کی راہ دکھائی ہے اس کی کسی قدر تفصیل حضور کے حسب ذیل ارشاد میں پائی جاتی ہے:۔

"جب تک ہماری جماعت اپنے اخراجات پر پابندی عائد نہیں کر لیتی، جب تک ہماری جماعت کے اندر امراء اور غرباء کے اندر برابری پیدا نہیں ہو جاتی، جب تک ہمارے اندر کامل طور پر احساس پیدا نہیں ہو جاتا کہ سب آپس میں بھائی بھائی ہیں، جب تک کھانے کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آ جاتی، جب تک قربانی اور ایثار اور محنت کی عادت ہمارے اندر پیدا نہیں ہو جاتی اس وقت تک ہم دین کے لئے قربانی کس طرح کر سکتے ہیں"۔ (خطبات صفحہ ۱۷۵)

زکوٰۃ

☆۔ زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے۔

☆۔ ہر صاحب نصاب مسلمان مرد اور عورت پر زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے۔

☆۔ زکوٰۃ مومنوں کے اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

☆۔ ادائیگی زکوٰۃ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی محبت حاصل ہوتی ہے۔

☆۔ یہ صرف روحانی بیماریوں ہی کا علاج نہیں بلکہ ظاہری تکالیف اور مصائب و آلام سے بھی نجات پانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

☆۔ کوئی بھی دوسرا چندہ زکوٰۃ کے قائم مقام متصور نہیں ہو سکتا۔

☆۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی رو سے "زکوٰۃ" کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئے۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

رمضان المبارک کی اہمیت و برکات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا:

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض تحریرات آپ کے سامنے رکھتا ہوں جن میں سے ایک ہے کہ "رمض تپش کو کہتے ہیں"۔ یہ آپ کی تحریر ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ رمضان یعنی دو گرمیاں۔ رمضان، رمض یعنی گرمی کو کہتے ہیں یہ نام اسی لئے رکھا گیا کہ رمضان گرمی کے مہینے میں شروع ہوا تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں یہ غلط بات ہے۔ دو گرمیاں ایک اور مضمون اپنے اندر رکھتا ہے اور اس کا گرمی کے مہینے میں شروع ہونے سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پر جب میں نے تحقیق کی کہ رمضان کب شروع ہوا تھا تو سردیاں بنتی تھیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بات مجھے یقین تھا کہ اسی طرح ثابت ہو گی۔ رمضان کا آغاز سردیوں میں ہوا ہے گرمیوں میں ہوا ہی نہیں۔

پس آپ فرماتے ہیں: "اس لئے روحانی اور جسمانی تپش مل کر رمضان ہوا"۔ یعنی جسمانی طور پر انسان بھوک پیاس کی شدت برداشت کرتا ہے اور جدوجہد بہت کرتا ہے رمضان میں۔ یہ اس کے لئے ایک حرارت ہے۔ اور روحانی طور پر اس کی روح میں غیر معمولی طور پر گرمی پائی جاتی ہے اور بڑے جوش کے ساتھ اپنے رب کی طرف لپکتی ہے۔ پس یہ دو گرمیاں ہیں جو مل کر رمضان ہوا۔ "اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینے میں آیا اس لئے رمضان کہلایا میرے نزدیک صحیح نہیں ہے کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہو سکتی۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں۔ اب "اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں"، اس کا مطلب یہ ہے کہ سخت دلوں کو پگھلانے کے لئے رمضان کو ایک خاص مزاج عطا ہوا ہے۔ اور امر واقعہ یہی ہے کہ بہت سے سخت دل جو عام دنوں میں نرم نہیں ہوتے اور خدا تعالیٰ کے لئے اپنے آپ کو پگھلتا ہوا محسوس نہیں کرتے رمضان میں بعض ایسی راتیں آتی ہیں کہ بے اختیار ان کے دل خدا کے حضور سجدوں میں پگھل کر بہنے لگتے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فقرہ "رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں" یہ بے تعلق نہیں بلکہ حقیقتاً ہم نے اس کو ایسا ہی دیکھا ہے۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نسبتاً لمبے اقتباسات میں سے میں کچھ پڑھ کے سناتا ہوں۔ ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۲۲ ۱۲۳

"تیسری بات جو اسلام کا رکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزے کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے"۔

مَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهرَ فَليَصُمهُ یہ مضمون وہی ہے۔ رمضان کو جو دیکھے وہ اس میں روزہ رکھے۔ شَهِدَ کا مطلب ہے اپنی آنکھوں سے دیکھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تشریح فرمائی ہے جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ پس تم میں سے وہی ہے جو رمضان کو دیکھتا ہے، جو رمضان کو دیکھتا ان معنوں میں ہے کہ اس میں داخل ہو کر اپنی آنکھوں سے گواہی دے سکے، اپنے دل سے گواہی دے سکے یہ تو میرا ایسا ملک ہے جس میں جا چکا ہوں اور اس کے حالات کو جانتا ہوں۔

روزہ سے تزکیہ نفس ہوتا ھے

"روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربے سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں"۔

پس رمضان کے مہینے میں کھانے میں زیادتی رمضان کا حق ادا نہیں کرتی بلکہ رفتہ رفتہ کھانے میں کمی رمضان کا حق ادا کرتی ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ لوگ شروع میں تو بھوک نہیں لگتی اس وقت میں اسلئے نسبتاً کم کھاتے ہیں اور جوں جوں رمضان آگے بڑھتا جاتا ہے وہ زیادہ کھانے لگتے ہیں یہاں تک کہ آخری دنوں میں تو رمضان ان کو پتلا کرنے کی بجائے موٹا کر جاتا ہے۔ یہ جسم کی فربہی دراصل نفس کی فربہی بھی ہو سکتی ہے۔ اسلئے عام طور پر بھولے پن میں، لاعلمی میں لوگ ایسا کرتے ہیں مگر ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "تزکیہ نفس ہوتا ہے" جو کم کھانے سے زیادہ ہوتا ہے۔ پس جتنا آپ کم کھانے کی طرف متوجہ ہونگے اتنا ہی رمضان آپ کے لئے فائدہ بخش ہو گا۔

روزے سے کشفی قوتیں بڑھتی ھیں

"اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں" یعنی خدا تعالیٰ کو انسان مختلف صورتوں اور صفات میں دکھائی دینے لگتا ہے۔ یہ کشفی قوتوں کا لفظ بہت بامعنی تو ہے ہی مگر بہت اہمیت رکھتا ہے۔ بعض لوگوں کو ویسے ہی دماغ کی خرابی سے یہ محسوس ہونے لگتا ہے کہ وہ کشف دیکھ رہے ہیں یا نیند کے غلبے کی وجہ سے ان کو کچھ سمجھ نہیں آتی اور اپنے خیالات کو ہی کشف بنا لیتے ہیں۔ رمضان میں کشوف کا جو کم کھانے سے تعلق ہے یہ بالکل اور چیز ہے۔ اس کا نفسانی خواہشات اور اپنے دل کے خیالات سے کوئی بھی تعلق نہیں اور مضمون بتاتا ہے کہ وہ کشف حقیقی خدا تعالیٰ کی طرف سے تھا یا دل کا وہم تھا۔ دل کے توہمات میں ربط کوئی نہیں ہوتا، دل کے توہمات میں ایسی سچائی اور پاکیزگی نہیں ہوتی جو انسان کو گناہوں سے دور پھینک دے۔ پس کشف کا احساس کافی نہیں، کشف کا مضمون ضروری ہے۔ کہ کشف میں وہ مضمون ہو جو تقویٰ کا مضمون ہے۔ اگر تقویٰ کا مضمون ہے تو انسان کو یہ کہنے کی ضرورت بھی نہیں کہ میں نے کشف دیکھا ہے۔ اگر تقویٰ کا مضمون ہو گا تو کشف دیکھنے والا اپنے کشف کو چھپا لے گا اور اس کے تذکرے نہیں کرے گا۔ پس رمضان میں یہ ساری شرطیں اکٹھی پائی جاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الفاظ کو غلط معنے پہنا کر آپ میں سے کئی گمراہ بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ خیال کر کے کہ ہم بڑے صاحب کشف بن گئے رمضان میں، لوگوں سے تذکرے شروع کر دیں کہ یوں مجھے ہلکا سا جھونکا آیا میں نے کشف میں یہ دیکھ لیا۔ یہ ساری باتیں بتانے کا جتنا شوق ہو گا اتنا ہی آپ کا کشف جھوٹا ہو گا۔ لیکن سچے کشوف میں بعض دفعہ دوستوں اور عزیزوں کے متعلق خبر دی جاتی ہے اور وہ خبریں ایسی ہوتی ہیں جو سچی نکلتی ہیں۔ پس ان خبروں کا تذکرہ کرنا تقویٰ کے خلاف نہیں اور ان کشوف کو جھوٹا قرار نہیں دیتا۔

"پس خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزے دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جائے"۔ (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۲۲، ۱۲۳۔ مطبوعہ لندن)

روزے اور نماز کی عبادت میں فرق

پھر روزے اور نماز کی عبادتوں میں ایک فرق بیان فرمایا ہے۔

"روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتا ہے اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں پیدا ہو سکتی ہے"۔

یہ وہی بات ہے جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ کشوف تو ہوتے ہیں مگر کشوف میں ایک نفس کا دھوکہ بھی شامل ہو جاتا ہے۔ جوگی بھی جو ریاضتیں کرتے ہیں وہ کشوف دیکھتے ہیں لیکن ان کشوف کا بنی نوع انسان کی بھلائی اور نیکی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ عجیب و غریب کشوف ہیں جن کے تفصیلی تذکرے کی یہاں ضرورت نہیں مگر جوگیوں نے کبھی دنیا میں پاکیزگی نہیں پھیلائی۔ کبھی دنیا میں کسی مذہب کے جوگیوں نے بنی نوع انسان کی روحانی حالت تبدیل نہیں کی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام متوجہ فرما رہے ہیں کہ روزے کے کشوف میں بعض دفعہ جوگیوں والی کیفیت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن روحانی گداز ش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے اس میں شامل نہیں۔

روزے کا مقصد۔ نماز

اب یہ دیکھیں کہ نماز کو روزے سے افضل قرار دیا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ روزہ سب سے افضل ہے۔ روزے کی جزاء اللہ ہے۔ اس میں غلط فہمی میں مبتلا نہ ہوں۔ روزہ بمقابل نماز نہیں ہے بلکہ روزے کا مقصد نماز ہے اور نمازوں کی حالت کو درست کرنا ہے۔ پس اگر روزے میں نمازیں نہ سنوریں تو روزہ بے کار ہے۔ اگر روزے میں نمازیں سنور جائیں تو روزہ نماز کا معراج اور نمازیں روزے کا معراج بن جاتی ہیں۔ پس اس میں تفریق نہ کریں ورنہ مضمون بالکل بگڑ جائے گا۔ حقیقت میں روزے کے دوران جتنی نمازیں سنوریں گی اتنا ہی روزے کا آپ پھل پائیں گے اور اس حد تک سنور جانی چاہئیں کہ گویا آپ کو خدا نظر آ گیا اور گویا اللہ آپ کو دیکھنے لگا۔ یہ صورتیں ہیں جو درحقیقت روزے کی افضلیت میں پیش نظر رہنی چاہئیں۔

دین اسلام کے پانچ مجاھدات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ملفوظات جلد دوم، جدید ایڈیشن صفحہ ۴۳۳ پر فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے دین اسلام میں پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، صدقات، حج اور اسلامی دشمن کا رد اور دفع خواہ وہ سیفی ہو خواہ قلمی ہو"۔

یہ پانچ مجاہدات ہیں جو مسلمان پر فرض ہیں۔ پہلی نماز پھر روزہ پھر زکوٰۃ، صدقات اس کے ذیل میں آتے ہیں۔ چوتھا حج اور پانچواں جہاد خواہ وہ سیفی ہو خواہ وہ قلمی ہو۔

فرمایا "یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہیں مسلمانوں کو چاہئے کہ ان میں کوشش کریں اور ان کی پابندی کریں۔ یہ روزے تو سال میں ایک ماہ کے ہیں۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے ہیں اور ان میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ ہاں دائمی روزے رکھنا منع ہیں۔ یعنی ایسا نہیں چاہئے کہ آدمی ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہئے کہ نفلی روزے کبھی رکھے اور کبھی چھوڑ دے"۔

اب رمضان کے آنے پر کتنے دل خوش ہوتے ہیں اور کتنے دل غمگین ہوتے ہیں یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں ہر انسان جو اپنا جائزہ لے گا اس کو محسوس ہو گا کہ رمضان کے آنے پر ویسی خوشی نہیں ہوتی شروع میں جیسی کہ رمضان کے آنے کا حق ہے بلکہ لوگ گھبراتے ہیں اور ڈرتے ہیں۔ پس اس عبارت کو سننے کے بعد یہ خیال نہ کریں کہ وہ منافقین ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ بوجھ اٹھانے سے پہلے دل میں خوف ضرور پیدا ہوتا ہے اور انسان رمضان میں داخل ہونے سے پہلے

ارشاد نبویؐ

خَیرُ الزَّادِ التَّقویٰ

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

﴿منجانب﴾

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

ڈرتا ہے کہ میں اس کے تقاضے پورے کر سکوں گا یا نہیں کر سکوں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے تقاضے آسان فرمادیتا ہے۔ اس لئے جب میں یہ عبارت پڑھوں گا تو بعض لوگ ڈر کے یہ نہ سمجھیں کہ ان کی حالت منافقانہ ہے نعوذباللہ من ذلک۔ کیونکہ عام دستور ہے کہ ہمیشہ رمضان کی ذمہ داریوں کا خوف، رمضان کی آمد کے وقت شروع ہو جاتا ہے اور انسان شروع میں کچھ گھبراتا ہے کہ دیکھوں مجھ پر کیا گزرے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ سچے بندوں کے لئے رمضان کو آسان فرمادیتا ہے اور پھر بشاشت کے ساتھ انسان رمضان میں سے گزر جاتا ہے۔ اس تمہید کے بعد میں آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ اقتباس پڑھتا ہوں۔

روزہ رکھنے کی تڑپ

"وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور میں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزے رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے"۔

جو شخص اس بات پر خوش ہے کہ رمضان آگیا اور میں اس کا منتظر تھا اگر بیماری اس کے راستے میں حائل ہو جائے وہ روزہ نہ رکھ سکے تو آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔

"لیکن اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جو ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہلِ دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں"۔

اب جو حقیقی بہانہ جو ہیں جن کا دل سچ مچ رمضان کی آمد سے خوش نہیں ہوتا ان میں اور سچے مومنوں میں جو دل سے رمضان کو برا نہیں جانتے اس کے فیوض سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں یہ نمایاں فرق ہے کہ سچے لوگ جب رمضان میں داخل ہوتے ہیں تو ان کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ جس طرح بھی بَن پڑے وہ روزہ رکھیں اور بیماریوں کے بہانے ان کی راہ میں حائل نہ ہوں۔ اور جو بہانہ جو لوگ ہیں جو رمضان کی آمد سے خوش نہیں ہوتے ان کے نفس کے بہانے تیزی دکھانے لگتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ مجھے جب میں روزہ رکھوں تو چھینکیں شروع ہو جاتی ہیں۔ کوئی سمجھتا ہے کہ اس کے پیٹ میں خرابی ہو جاتی ہے، کسی کو سر درد ہو جاتی ہے، کسی کو اور بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ غرضیکہ وہ روزمرہ کی بیماریاں جو اس کو لاحق ہوتی ہی رہتی ہیں وہ رمضان کے سر جڑتا ہے اور کہتا ہے کہ اب تو میں خدا کا حکم مانوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو روزہ نہیں رکھ سکتا بیماریوں کی وجہ سے وہ نہ رکھے تو کون ہے مجھے حکم دینے والا میں تو خدا کا حکم مانوں گا۔

لیکن جب ان کا باقی سال آپ دیکھیں گے تو اس میں بھی نہیں رکھتے۔ ایسے لوگ زندگی بھر محروم رہتے ہیں ورنہ کم سے کم باقی وقت تو رکھیں۔ جو واقعۃً سچے عذر کی وجہ سے رکھتے ہیں، اللہ کی خاطر رکھتے ہیں وہ باقی سال میں ضرور رکھتے ہیں اور یہ لوگ اپنی عمر گنوا دیتے ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تحریرات کو غور سے پڑھیں تو ہمارے لئے بہت سے باریک مسائل کو آپ کھولتے چلے جاتے ہیں۔

"لیکن جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے اس کا کیا حال ہے۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا تعالیٰ اسے ثواب سے بھی زیادہ دیتا ہے کیونکہ دردِ دل ایک قابل قدر شے ہے"۔

پس روزے سے محرومی کے نتیجے میں اگر دردِ دل ہو تو ایک بہت ہی اعلیٰ نشان ہے اس بات کا کہ واقعۃً تمہاری روزوں سے محرومی تمہیں ثواب سے محروم نہیں رکھے گی۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ ایسے درد دل والے کو عام روزہ رکھنے والے کے ثواب سے بھی زیادہ ثواب ملتا ہے۔........... جبکہ حیلہ جُو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں"۔

"جو شخص کہ روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزہ رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اسے ہر گز ثواب سے محروم نہیں رکھے گا"۔

روزوں میں حائل بیماریوں سے بچنے کے لئے دعا

اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آخر پر جس دعا کی طرف توجہ دلاتے ہیں........... میں یہ دعا پڑھ کر اس خطبے کو ختم کروں گا۔ آپ فرماتے ہیں:

"پس میرے نزدیک خوب ہے کہ انسان دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں۔ اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ، یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اور اس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا"۔

اس لئے روزوں میں حائل ہونے والی بیماریوں کا علاج بھی یہ دعا ہے جو اس مہینے میں کثرت سے کرنی چاہئے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا۔ مگر اس نے قید میں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ سے مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہِ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور (بہادر) ثابت کر دے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶/جنوری ۱۹۹۸ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل جلد ۵ شمارہ ۱۰ ۔ ۶/مارچ ۱۹۹۸ء)

تہجد
رمضان کی اصل برکت

حضور انور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے رمضان مبارک کا ذکر فرمایا اور اسے تمام مہینوں سے افضل قرار دیا اور فرمایا جو شخص رمضان کے مہینے میں حالت ایمان میں ثواب اور اخلاص کی خاطر عبادت کرتا ہے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس روز تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

تو ہر رمضان ہمارے لئے ایک نئی پیدائش کی خوشخبری لے کر آتا ہے۔ اگر ہم ان شرطوں کے ساتھ رمضان سے گزر جائیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں تو گویا ہر سال ایک نئی روحانی پیدائش ہو گی اور گزشتہ تمام گناہوں کے داغ دُھل جائیں گے۔

ایک دوسری حدیث بخاری کتاب الصوم سے لی گئی ہے باب من فضل من قام رمضانہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں کو اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

ان دونوں حدیثوں میں تھوڑا سا فرق ہے۔ پہلی حدیث میں عبادت کا عمومی ذکر تھا جو اخلاص کے ساتھ ایمان کے تقاضے پورے کرتے ہوئے عبادت کرتا اس کی گویا کہ از سر نو روحانی پیدائش ہوتی ہے۔ یہاں تہجد کی نماز کا خصوصیت سے ذکر فرمایا گیا ہے جو رمضان کی راتوں کو اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

پس رمضان خصوصیت کے ساتھ تہجد کے ساتھ تعلق رکھتا ہے یعنی تہجد کی نمازیں کہنا چاہئے خصوصیت سے رمضان سے تعلق رکھتی ہیں اگرچہ دوسرے مہینوں میں بھی پڑھی جاتی ہیں۔ اور اس پہلو سے وہ سب جو روزے رکھتے ہیں ان کے لئے تہجد میں داخل ہونے کا ایک راستہ کھل جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر اگر عام دنوں میں تہجد پڑھنے کی کوشش کی جائے تو ہو سکتا ہے بعض طبیعتوں پر گراں گزرے مگر رمضان میں جب اٹھنا ہی اٹھنا ہے تو روحانی غذا بھی کیوں انسان ساتھ شامل نہ کر لے۔ اس لئے اسے اپنا ایک دستور بنالیں اور بچوں کو بھی ہمیشہ تاکید کریں کہ اگر وہ سحری کی خاطر اٹھتے ہیں تو ساتھ دو نفل بھی پڑھ لیا کریں اور اگر روزے رکھنے کی عمر کو پہنچ گئے ہیں پھر ان کو ضرور نوافل کی طرف متوجہ کرنا چاہئے۔ یہ درست نہیں کہ اٹھیں اور آنکھیں ملتے ہوئے سیدھا کھانے کی میز پر آجائیں یہ رمضان کی روح کے منافی ہے۔ اور جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اصل برکت تہجد کی نماز سے حاصل کی جاتی ہے۔ اور امید ہے کہ اس کو اب رواج دیا جائے گا بچوں میں بھی اور بڑوں میں بھی۔

میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بیان کیا ہے قادیان میں جو بچپن ہم نے گزارا اس میں تو یہ تصور ہی نہیں تھا کہ کوئی شخص تہجد کے بغیر سحری کھانا شروع کر دے۔ ناممکن تھا۔ بڑا ہو یا چھوٹا ہو وقت سے پہلے اٹھتا تھا اور توفیق ملتی تھی تو تہجد کے علاوہ قرآن کریم کی تلاوت بھی پہلے کرتا تھا پھر آخر پر سحری کے لئے وقت نکالا جاتا تھا اور سحری کے وقت تہجد اور تلاوت کے وقت کے مقابل پر ہمیشہ بہت تھوڑا سا رہتا تھا۔ بعض دفعہ جلدی جلدی کر کے ان کو کھانا کھانا پڑتا تھا کیونکہ اگر دیر میں آنکھ کھلی ہے تو کھانے کا حصہ نکالتے تھے تہجد کے لئے، تہجد کا حصہ نکال کر کھانے کو نہیں دیا جاتا تھا۔ پس یہی وہ اعلیٰ رواج ہے جسے اس زمانہ بھی رائج کرنا چاہئے اور اس پر قائم رہنا چاہئے۔

مسند احمد بن حنبل میں سے یہ حدیث ہے، بحوالہ فتح الربانی۔ ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور جس نے رمضان کے تقاضوں کو پہچانا اور ان کو پورا کیا اور جو رمضان کے دوران اُن تمام باتوں سے محفوظ رہا جن سے اس کو محفوظ رہنا چاہئے تھا یعنی جس نے ہر قسم کے گناہ سے اپنے آپ کو بچائے رکھا تو ایسے روزے دار کے لئے اس کے روزے اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔

پس وہ دیگر شرائط جو تہجد کی نماز یا عبادت ادا کرنے کے علاوہ لازم ہیں وہ یہ ہیں کہ تقاضوں کو پورا کیا جائے اور تقاضے پورے کرنے میں اہم بات یہ ہے کہ وہ ان تمام باتوں سے محفوظ رہے جن کے متعلق قرآن کریم میں یا احادیث میں ذکر ملتا ہے کہ خصوصیت سے رمضان کے مہینے میں ان سے پرہیز کیا جائے اور ہر قسم کے گناہ سے اپنے آپ کو بچائے۔ ایسا روزے دار اگر رمضان کے مہینہ روزہ رکھتے ہوئے گزار دے تو ان کے پہلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶/جنوری ۱۹۹۶ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل جلد ۳ شمارہ ۱۱ ۔ ۱۵/مارچ ۱۹۹۶ء)

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دُنیا میں بھیجا گیا ہوں"۔ {مسیح موعود}

GUARANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Sonikya
HAWAI
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
4,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

قسط تیسری

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم - داعیاً الی اللہ

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان

تقریر جلسہ سالانہ 1985ء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں تبلیغی جوش و تڑپ

اللہ تعالیٰ نے جس تعلیم کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تھا اور اسکی اشاعت کیلئے جو بے مثال تڑپ اور لگن آپ میں پیدا کی تھی۔ آپ نے وہی تعلیم اپنے صحابہ کو دی اور دنیا سے رخصت نہ ہوئے جب تک کہ انہیں بھی اشاعت اسلام کیلئے اپنے نقش قدم پر چلا نہ دیا۔ چنانچہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تازیست تبلیغ اسلام کے لئے ہمہ تن مصروف رہے اور مشکل سے مشکل گھڑی میں بھی اپنے اس فریضہ سے غافل نہ ہوئے اور اس راہ میں کسی بھی تکلیف کی پرواہ نہ کی اسی طرح آپ کے صحابہؓ نے بھی آپ کی ڈگر پر چلتے ہوئے اس راہ میں زندگی کے ایک ایک لمحہ کو لگا دیا۔ صحابہ کرامؓ میں تبلیغ اسلام کا جو جوش اور تڑپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کی تھی اس کی مثال کسی بھی نبی کے پیرو میں نہیں ملتی۔ اسلام کے ان پرستاروں نے اپنی جان، مال اور عزت کو اسلام کے لئے قربان کر دیا اور سچ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے جان باز خدام عطا کیئے تھے جو آپ سے پہلے کسی کو عطا نہیں ہوئے۔ صحابہ کرامؓ کی تبلیغی مساعی کا اس قدر قلیل وقت میں جائزہ پیش کرنا دریا کو کوزہ میں بند کرنا ہے۔ لہذا بطور مثال چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

اسلام کا ابتدائی زمانہ تھا۔ مخالفت انتہاء کو پہنچی ہوئی تھی۔ مسلمانوں نے جمع ہو کر باہم یہ مشورہ کیا کہ قریش کو قرآن کریم سنایا جائے۔ لیکن یہ کام اس قدر مشکل تھا کہ اسکو سرانجام دینا موت کو دعوت دینا تھا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے اس خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ دوسرے صحابہ نے کہا کہ آپ اس کام کیلئے موزوں نہیں ہیں بلکہ کوئی ایسا آدمی چاہئے جس کا خاندان وسیع ہو۔ تا بے لگام قریش اس پر حملہ آور نہ ہو سکیں مگر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانباز غلام اور توحید کا پرستار حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا۔ نہیں مجھے جانے دو۔ میرا خدا میرا محافظ ہے۔ چنانچہ اگلے روز جب قریش کی مجلس لگی ہوئی تھی شمع قرآنی کا یہ پروانہ وہاں جا پہنچا اور تلاوت قرآن کریم شروع کر دی۔ یہ دیکھ کر قریش مشتعل ہو گئے اور سب مل کر آپ پر ٹوٹ پڑے اور اس قدر مارا کہ چہرہ متورم ہو گیا۔ لیکن پھر بھی آپ کی زبان پر کلام الٰہی کے الفاظ جاری تھے۔ اس سے فارغ ہو کر جب آپ صحابہ میں واپس آئے تو آپ کی حالت نہایت خستہ ہو رہی تھی۔ صحابہ نے کہا ہم اس ڈر کی وجہ سے تمہیں جانے سے روکتے تھے۔ مگر حضرت عبد اللہؓ نے کہا کہ خدا کی قسم اگر تم کہو تو کل پھر جا کر میں اسی طرح کرونگا اور پھر کہا کہ دشمنان خدا آج سے زیادہ مجھے کبھی ذلیل نظر نہیں آئے۔

(اسد الغابہ تذکرہ عبد اللہ بن مسعودؓ)

حضرت ابو ذر غفاری نہایت ابتدائی زمانہ میں سلام لائے تھے مکہ میں ان کا کوئی حامی و مددگار نہ تھا یکن تبلیغ اسلام کا جوش اس قدر تھا کہ تمام خطرات سے بے نیاز ہو کر خانہ کعبہ میں آئے اور بآواز بلند اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه کا نعرہ بلند کیا۔ کفار کی مجلس لگی ہوئی تھی۔ یہ آواز سنتے ہی ان پر ٹوٹ پڑے اور جو کچھ کسی کے ہاتھ میں آیا دے مارا۔ حتیٰ کہ آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ ہوش آیا تو تمام بدن خون آلود تھا۔ اس وقت تو وہاں سے اٹھ کر چلے گئے لیکن اگلے روز پھر اسی طرح آکر اسلام کا پیغام پہنچانے لگے اور کفار نے پھر اسی طرح مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔

(بخاری کتاب المناقب)

۳- حضرت ابو بکر صدیقؓ کا قلب جب نور اسلام سے منور ہوا تو اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی اس نعمت سے فیضیاب کرنے کے لئے ان کے دل میں ایک خاص تڑپ تھی۔ آپ اسلام کی تبلیغ ان مشکلات کے باوجود جو قریش کی طرف سے درپیش تھیں۔ برابر کرتے رہتے تھے اور اس کے نتیجہ میں بعض ایسے بزرگ اسلام میں داخل ہوئے جو بعد میں افق اسلام پر ستارے بن کر چمکے۔ حضرت عثمانؓ، حضرت زبیر بن العوامؓ، حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت طلحہؓ حضرت عثمان بن مظعونؓ، حضرت ابو عبیدہؓ، حضرت ابو سلمہؓ اور حضرت خالد بن سعید بن العاص آپ ہی کی تبلیغ سے ایمان کی دولت سے مالامال ہوئے۔

۴- حضرت طفیل بن عمرو ابتدائی زمانہ میں اسلام لائے تھے۔ آپ قبیلہ دوس کے معزز رئیس تھے۔ اسلام لانے سے قبل ایک بار آپ مکہ میں کسی تقریب کے سلسلہ میں تشریف لائے تو قریش مکہ کو یہ فکر پیدا ہوا کہ کہیں آپ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ٹکرا جائیں اور اسلامی تعلیم سے متاثر ہو کر مسلمان نہ ہو جائیں۔ چنانچہ قریش نے آپ سے ملاقات کی اور کہا کہ اے طفیل تم ہمارے شہر میں ایسی حالت میں آئے ہو کہ یہاں ایک شخص نے ہم میں سخت فتنہ اور بڑا تفرقہ ڈال رکھا ہے۔ ہمیں ڈر ہے کہ تم اسکی ساحرانہ باتیں سنو اور متاثر ہو جاؤ۔ لہذا ہم نے مناسب جانا کہ تمہیں ہوشیار کر دیں کہ اسکی باتوں میں نہ آجانا۔

حضرت طفیلؓ بیان کرتے ہیں کہ قریش کی ان باتوں کی وجہ سے میں نے اپنے کان میں روئی ٹھونس لی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اچانک میرے کان میں کوئی آواز پڑ جائے اور میں فتنہ میں پڑ جاؤں۔ میں اسی حالت میں مسجد حرام کے پاس گیا تو وہاں میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ مجھے یہ نظارہ کچھ بھلا معلوم دیا۔ میں آپ کے قریب ہو گیا۔ باوجود کان میں روئی پڑنے کے آپ کی کچھ کچھ آواز مجھے سنائی دینے لگی۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر گھر کی طرف لوٹے تو میں بھی آپ کے ساتھ ہو لیا اور آپ سے عرض کیا کہ آپ مجھے اپنی باتیں سنائیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کلام الٰہی سنایا اور توحید کا وعظ فرمایا۔ حضرت طفیلؓ کہتے ہیں کہ مجھ پر اس کا اتنا اثر ہوا کہ میں وہیں مسلمان ہو گیا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہوتے ہوئے عرض کیا کہ میں اپنے قبیلہ میں ممتاز حیثیت رکھتا ہوں آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ ان کو ایمان کی دولت عطا فرمائے۔

چنانچہ آپ اپنے قبیلہ دوس میں گئے اور سب سے پہلے اپنے والد اور بیوی کو تبلیغ کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تبلیغ کی برکت سے ہر دو کو ایمان کی دولت سے مالامال کیا۔ پھر قبیلہ والوں کی طرف رخ کیا اور انہیں اسلام کی طرف بلایا مگر سب نے انکار کر دیا اور سخت مخالف ہو گئے۔ چنانچہ اس کے بعد وہ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری قوم نے تکذیب کی ہے اور مخالفت میں حد سے آگے بڑھ گئی ہے۔ آپ ان کے لئے بد دعا کریں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھایا اور فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا کہ اے میرے اللہ تو قبیلہ دوس کو ہدایت دے۔

حضرت طفیلؓ فرماتے ہیں کہ میں ناچار پھر اپنے قبیلہ کی طرف آیا اور ان میں زور شور سے تبلیغ کرتا رہا۔ آپ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے دوس قبیلہ کو ایمان کی دولت سے نوازا۔ ستر خاندانوں کے ہمراہ آپ مدینہ ہجرت کر کے تشریف لائے۔ حضرت ابو ہریرہؓ انہیں مہاجرین میں سے ایک تھے۔

۵- ۱۲ نبوی کا واقعہ ہے کہ جب مدینہ کے ۱۳ اشخاص پر مشتمل قافلہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی توفیق پائی تو مکہ سے رخصت ہوتے وقت انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درخواست کی کہ کوئی اسلامی معلم ہمارے ساتھ بھیجا جائے جو ہمیں اسلام کی تعلیم بھی دے اور ہمارے دوسرے بھائیوں کو اسلام کی دعوت کرے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی درخواست کو قبول فرماتے ہوئے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو مبلغ اسلام کی حیثیت سے ان کے ہمراہ روانہ کیا۔

حضرت مصعب بن عمیرؓ نے مدینہ پہنچ کر اسعد بن زرارہ کے مکان پر قیام کیا اور اسی کو اپنا تبلیغی مرکز بنایا اور فرائض کی ادائگی میں مصروف ہو گئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی تبلیغ میں اتنی برکت عطا فرمائی کہ گھر گھر اسلام کا چرچا ہونے لگا اور بڑی سرعت کے ساتھ لوگ اسلام میں داخل ہونے لگ گئے۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ نے مدینہ میں تبلیغ کے ذریعہ ہلچل مچا دی تھی۔ اوس اور خزرج قبیلہ سے لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہو رہے تھے۔ حضرت مصعبؓ کی تبلیغی سرگرمیاں بعض کی آنکھوں میں کھٹکتی تھیں اور آپ کی غیر معمولی کامیابی ان کے دلوں کو پاش پاش کر رہی تھی۔ چنانچہ ایک موقعہ پر قبیلہ عبد الاشھل کے ممتاز رؤسا میں سے ایک نے حضرت مصعبؓ سے مخاطب ہو کر غصہ کے لہجہ میں کہا: "تم کیوں جارہے لوگوں کو بے دین کرتے پھرتے ہو۔ اس سے باز آجاؤ ورنہ اچھا نہ ہوگا۔ مبلغ اسلام حضرت مصعبؓ نے جواب میں کہا: آپ ناراض نہ ہوں بلکہ ازراہ مہربانی تھوڑی دیر تشریف رکھیں اور ٹھنڈے دل سے ہماری بات سن لیں۔ وہ بیٹھ گیا اور مبلغ اسلام نے اسے قرآن مجید سنایا اور اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا۔ اس پر اتنا اثر ہوا کہ وہیں مسلمان ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر کے بعد سعد بن معاذ جو قبیلہ اوس کے سردار تھے وہاں پہنچ گئے اور بڑے غضبناک ہو کر مبلغ اسلام حضرت مصعبؓ سے مخاطب ہوئے مگر آپ نے پہلے ان کے غصہ کو ٹھنڈا کیا اور پھر اسلام کی تبلیغ کی۔ خدا کی قدرت دیکھئے ابھی کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ سعد بن معاذ کی زبان سے کلمہ شہادت کی آواز آنے لگی اور وہ اسلام میں داخل ہو گئے اور پھر ان کے بعد تمام قبیلہ عبد الاشھل اسلام میں داخل ہو گیا۔ غرض صحابہ کہیں بھی ہوتے ان کے لیل و نہار تبلیغ اسلام میں گزرتے۔

۶- شوق تبلیغ صرف مردوں تک ہی محدود نہ تھا بلکہ عورتیں بھی اس فریضہ کو پورے احساس کے ساتھ ادا کرتی تھیں۔ ام شریک ایک صحابیہ تھیں جو مخفی طور پر قریش کی عورتوں میں جا کر تبلیغ کیا کرتی تھیں حالانکہ یہ وہ زمانہ تھا کہ اسلام کا نام بھی زبان پر لانا انتہائی خطرناک تھا۔ قریش کو جب ان کی تبلیغی مساعی کا علم ہوا تو مکہ سے نکال دیا۔

(اسد الغابہ تذکرہ ام شریک)

۷- حضرت عکرمہ بن ابی جہل فتح مکہ کے بعد بھاگ کر یمن چلے گئے تھے لیکن ان کی بیوی ام حکیم بنت الحارث مسلمان ہو گئیں اور اس نعمت سے فیضیاب ہونے کے بعد اپنے خاوند کو بھی اس میں شریک کرنے کے لئے اس قدر بے تاب ہوئیں کہ سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے یمن پہنچیں اور اپنے خاوند کو تبلیغ کی اور مسلمان بنا کر واپس لائیں۔

(مؤطا امام مالک کتاب النکاح)

۸- حضرت ابو طلحہؓ ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے کہ ایک مسلم خاتون حضرت ام سلیم کے ساتھ نکاح کرنا چاہا۔ ان کو پیغام بھیجا تو حضرت ام سلیم نے جواب میں

کہا کہ میرا نکاح تم سے نہیں ہو سکتا جب تک کہ تم اسلام قبول نہ کرلو ہاں اگر مسلمان ہو جاؤ تو میں بخوشی نکاح کرلونگی اور میرا مہر بھی صرف تمہارا قبول اسلام ہی ہوگا۔ اس کے سوا تم سے کچھ نہ مانگوں گی۔ چنانچہ وہ مسلمان ہوگئے۔

(اسد الغابۃ بحوالہ اسوۂ صحابہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۰)

الغرض صحابہ کرامؓ نے اپنے آقا و مطاع حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روحانی خزانہ پایا تھا اسکو دوسروں تک پہنچانے کے لئے ہمیشہ بے تاب و بے قرار رہتے تھے اور ہمیشہ اس قول کے ساتھ پیش پیش رہتے تھے کہ۔

اس راہ میں جان کی کیا پرواہ۔ جاتی ہے اگر تو جانے دو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غیروں کی نظر میں

۱- پروفیسر فری مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق سے لکھتے ہیں:

"حقیقی اور سچے ارادوں کے علم کے بغیر یقیناً کوئی اور چیز محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس لگاتار استقلال کے ساتھ جس کا آپ سے ظہور ہوا آگے نہیں بڑھا سکتی تھی۔ ایسا استقلال جس میں پہلی وحی کے نزول کے وقت سے لیکر آخر دم تک نہ کبھی آپ متذبذب ہوئے اور نہ کبھی آپ کے قدم سچائی کے اظہار سے ڈگمگائے۔"

(نظام المشائخ صفحہ ۶)

۲- پھر ایک مشہور ہندوستانی خاتون شری متی سروجنی نائیڈو مشہور فصیح اللسان والبیان کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔ جو انہوں نے ووکنگ (لندن) میں کھڑے ہو کر اپنے طرز مخصوص میں فصاحت کے موتی بکھیرتی ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی میں بیان کیا۔ وہ فرماتی ہیں:

"وہ پاک انسان (یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم) ایک نفرت سے بھرپور۔ بغض و تعصب سے مخمور اور جہالت سے معمور دنیا کی طرف آیا اور اس صحراء کے اندر جو اسکی پیدائش کا گہوارہ تھا اس زبردست اور نہ مٹنے والی صداقت کا اس پر انکشاف ہوا جو رب العالمین کے دو پاکیزہ الفاظ میں مضمر ہے یعنی اس خدا کو آپ نے پیش کیا جو تمام اقوام اور تمام ممالک اور تمام مذاہب کا ایک ہی خدا ہے اور یہ وہ عالی شان صداقت ہے جس کے پورے مفہوم سے دنیا کو مستفید کرنے کے لئے یہ ضروری ٹھہر جاتا ہے کہ اسے اپنے اعمال کے ذریعہ سے اچھی طرح نمایاں کرکے دکھایا جائے اور توحید الٰہی کے قائل کل بنی نوع کے سچے اور وفادار بن جائیں۔ یہاں اس سچی اور خالص جمہوریت کا وہ رنگ پایا جاتا ہے جو اپنی اعلیٰ شان و شوکت کے لحاظ سے ہمارے زمانہ کی نام نہاد جمہوریتوں کی بے حقیقت اور قابل اعتراض اشکال سے کوسوں دور اور بدرجہا اولیٰ تر ہے۔ یہ وہ رنگ ہے جس کو اعلیٰ قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس کو نہ آپ کا مذہب (عیسائیت) پیدا کر سکا اور نہ ہی میرا مذہب (ویدک دھرم) جو تاریخ عالم میں بہت قدیم اور پرانا ہے اسکی تخلیق کا موجب ہوا بلکہ وہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پاک مساعی کا نتیجہ ہے۔"

(بحوالہ برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول حصہ اول صفحہ ۱۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر میں

۱- سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ سالہ زندگی جو مکہ میں گزری اس میں جس قدر مصائب و مشکلات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آئیں ہم تو ان کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ دل کانپ اٹھتا ہے جب ان کا تصور کرتے ہیں۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالی حوصلگی، فراخدلی، استقلال اور عزم و استقامت کا پتہ چلتا ہے۔ کیسا کوہِ وقار انسان ہے کہ مشکلات کے پہاڑ ٹوٹے پڑتے ہیں مگر اس کو ذرا بھی جنبش نہیں دے سکتے۔ وہ منصب کے ادا کرنے میں ایک لحہ سست اور غمگین نہیں ہوا۔ وہ مشکلات اسکے ارادے کو تبدیل نہیں کر سکیں۔"

(الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۱ء صفحہ ۳)

۲- پھر فرماتے ہیں:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ درجہ کے یک رنگ اور صاف باطن اور خدا کے لئے جان باز اور خلقت کے بیم و امید سے بالکل منہ پھیرنے والے اور محض خدا پر توکل کرنے والے تھے کہ جنہوں نے خدا کی خواہش اور مرضی میں محو اور فنا ہو کر اس بات کی کچھ بھی پرواہ نہ کی کہ توحید کی منادی کرنے سے کیا کیا بلا میرے سر پر آویگی اور مشرکوں کے ہاتھ سے کیا کچھ دُکھ اور درد اٹھانا ہوگا بلکہ تمام شدتوں اور سختیوں اور مشکلوں کو اپنے نفس پر گوارا کرکے اپنے مولا کا حکم بجالائے اور جو جو شرط مجاہدہ اور وعظ اور نصیحت کی ہوتی ہے وہ سب پوری کی اور کسی ڈرانے والے کو کچھ حقیقت نہ سمجھا۔ ہم سچ سچ کہتے ہیں کہ تمام نبیوں کے واقعات میں ایسے مواضعاتِ خطرات اور پھر کوئی ایسا خدا پر توکل کرکے کھلے کھلے شرک اور مخلوق پرستی سے منع کرنے والا اور اس قدر دشمن اور پھر کوئی ایسا ثابت قدم اور استقلال کرنے والا ایک بھی ثابت نہیں"۔ (براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ 119)

آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے چند اقتباسات پیش کرکے اپنی تقریر کو ختم کرونگا۔ چنانچہ حضور نے ایک موقعہ پر جماعت کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

"تبلیغ آپ کی زندگی کی بھی ضمانت ہے اور ان کی زندگی کی بھی ضمانت ہے جو اس وقت موت سے ہمکنار ہیں۔ زندہ کرنے والی بھی ہے اور زندہ رکھنے والی بھی ہے"۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

"دشمن جس چیز پر حملہ کرے بیدار مغز قوموں کا کام ہے کہ تجزیہ کرکے معلوم کریں کہ اس حملے کا رُخ کیا تھا اور جس چیز کو وہ مٹانا چاہے اس سمت میں پوری قوت اور پوری شان کے ساتھ اُبھر کر سامنے آنا چاہئے۔ یہ ہے زندگی کا اسلوب۔ اور موجودہ تحریک کا اگر آپ تجزیہ کریں تو انہوں نے جماعت کی تبلیغ پر حملہ کیا ہے۔ جماعت کی مرکزیت پر حملہ کیا ہے۔ اور ان وسائل پر حملہ کیا ہے جن وسائل کو ہم احمدیت کو پھیلانے کیلئے استعمال کیا کرتے تھے۔ تو اس کا حقیقی جواب ایک زندہ قوم کی طرف سے تو یہی ہونا چاہئے کہ اچھا، تم کہتے ہو کہ ہم تبلیغ بند کردیں گے۔ ہم اُسے اتنا زیادہ کریں گے۔ اتنا زیادہ قوت کے ساتھ اب اُبھریں گے اس میدان میں کہ تم سے سنبھالا نہیں جائے گا۔ کہاں کہاں پیچھا کرو گے؟ ہر طرف احمدیت نئی شان کے ساتھ نئی قوت کے ساتھ، نئی نشو و نما کے مناظر دکھاتے ہوئے اُبھرتی چلی جائے گی"۔

(خطاب سالانہ اجتماع مجالس خدام الاحمدیہ یورپ ۲۸ر جولائی ۱۹۸۴ء)

☆- پھر اکتوبر ۱۹۸۵ء کے ابتدائی دِنوں میں جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا قدم سرزمین سپین میں رکھا اور سپین میں اسلام کے شاندار عروج اور پھر مسلمانوں کی باہمی چپقلش کے نتیجہ میں اُن کے دردناک زوال کو دیکھا۔ اِسلام کی حالتِ زار کو دیکھا تو آپ اس قدر درد مند ہوئے اور آپ کی روح تڑپی اور بے چین ہوئی کہ اس درد اور تڑپ کو جماعتِ احمدیہ سپین نے بچشم خود اُس وقت مشاہدہ کیا جبکہ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے ۴ر اکتوبر ۱۹۸۵ء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کو ان کی اہم ذمہ داریوں کیطرف توجہ دلائی۔ اگرچہ اس کے براہِ راست مخاطب سپین میں رہنے والے احمدی احباب ہیں مگر دنیا کا ہر احمدی اس سے الگ نہیں۔ حضور کے اس خطاب سے ماخوذ ایک اقتباس ملاحظہ فرمایئے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"انقلابی تبلیغ جس سے ملکوں کے حالات بدلا کرتے ہیں وہ ہر فرد کا کام ہوا کرتا ہے۔..... سپین کو اگر احمدی کرنا ہے تو ہر احمدی مرد ہر احمدی عورت ہر احمدی بچے کو اپنے ماحول میں کام کرنا ہوگا...... یہاں ہزاروں لاکھوں گرجے ایسے ہیں جو پہلے مسجدیں ہوتی تھیں۔ نظر پڑتی ہے تو بعض دفعہ دِل چاہتا ہے کہ چیخیں ماری جائیں۔ ناقابل بیان دُکھ پہنچتا ہے۔ بلا مبالغہ یہ کیفیت ہے.... جس ملک کی یہ حالت ہو وہاں کی تو گلی گلی پکار رہی ہے آپ کو تبلیغ کیلئے۔ اینٹ اینٹ دہائی دے رہی ہے کہ اے مسلمانو! اگر تم میں کوئی غیرت ہے، اگر کوئی محبت ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور خدائے واحد و قہار کے ساتھ تو اُٹھو اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرو۔ تم میں سے ہر ایک طارق بن جانا چاہئے تم میں سے ہر ایک خالد ہو جانا چاہئے۔ تم میں سے ہر ایک میں وہ جذبہ جہاد پیدا ہو جانا چاہئے جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں میں پیدا کیا تھا۔ سُنتے نہیں آپ ان بستیوں کی آوازیں اینٹ اینٹ پکار رہی ہے یہاں کہ تم پر فرض ہے۔ تم جو یہاں آکر دوبارہ آباد ہوئے ہو کہ تم دوبارہ اِسلام سے اس ملک کو آشنا کرو۔ سارے گرجے اپنے دوبارہ مسجدوں میں تبدیل کردو...... تمام دنیا کے احمدیوں کو میں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ خاص طور پر سپین کیلئے دُعائیں کریں۔ اتنی دردناک جگہ ہے یہ ایسی دردناک سرزمین ہے یہ آج اِسلام کیلئے۔ روحوں کو چین نصیب نہیں ہو سکتا جب تک ہم دوبارہ اِسلام کے جھنڈے نہ گاڑ دیں یہاں۔ جب تک ہر گرجے کو خدائے واحد کی پرستش کیلئے دوبارہ وقف نہ کردیں ہمیں چین نہیں پڑے گا۔ دیکھو کس شان سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے سے بُتوں کو نکالا تھا۔ سینکڑوں سال سے وہاں آباد تھے۔ ایک بُت بھی وہاں باقی رہنے نہ دیا۔ اس لئے کہ پہلے دلوں کے بُت نکالے تھے آپ نے۔ پھر خود بخود مکے کے بُت وہاں سے بھاگ گئے۔ ان کے لئے رہنے کی کوئی صورت باقی نہ رہی۔ آپ بھی اسی طرح کریں۔ آپ بھی اسی آقا کے غلام ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں بار بار اور ایک یہ بھی ذریعہ ہے دُعاؤں کی قبولیت کا۔ یاد کریں کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے کس شان کے ساتھ آپ کو خانہ کعبہ سے بُتوں کو نکالنے کی توفیق بخشی تھی اور اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے واسطے دے دے کر خدا سے عرض کریں کہ اے خدا! ہم بھی تو اُسی کے غلام ہیں۔ ہمیں بھی توفیق بخش۔ ہم بھی ان شرک کی آماجگاہوں کو ختم کردیں۔ ہم بھی یہاں سے صلیب کو توڑنے والے ہوں اور ہمیشہ ہمیش کیلئے تیری وحدانیت کے گیت گانے والا یہ ملک بن جائے"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ر اکتوبر بمقام مسجد بشارت پیڈرو آباد سپین)

پس اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور توفیق دے کہ ہم تبلیغِ اسلام میں روز بروز اپنے قدم دُعاؤں کے ساتھ آگے سے آگے بڑھاتے چلے جائیں تاکہ اِسلام کے اس دَور نشاۃ ثانیہ میں پھر ایک بار دنیا اسلامی جھنڈے کے نیچے جمع ہو کر اپنے رب کریم کی حمد و ثناء میں رطب اللسان نظر آنے لگے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی حکومت پھر دنیا میں قائم ہو جائے۔ آمین

اللّٰھم صلِّ علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارِک وسلم اِنّک حمیدٌ مجید۔

واٰخردعونا ان الحمدللہ رب العالمین۔

☆ ☆ ☆

QURESHI ASSOCIATES

Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.

Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)

Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992

Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road

Daryaganj New Delhi-110002

(INDIA)

قادیان میں رمضان المبارک کے لیل و نہار

بفضلہٖ تعالیٰ ۱۱ دسمبر سے رمضان کا مقدس مہینہ شروع ہو چکا ہے اہالیان قادیان مرد و زن اور بچے رمضان کی برکات سے بھرپور استفادہ کیلئے دن رات کوشاں ہیں نظارت دعوت تبلیغ کے زیر اہتمام مرکزی مساجد میں نماز تراویح اور بعد نماز فجر درس حدیث کا اہتمام کیا گیا ہے جس میں علماء کرام قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد پر مشتمل تعلیمات جامع انداز سے پیش کرتے ہیں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے تحت سحری کیلئے جگانے کا انتظام ہے شدید سردی کے ان دنوں میں ذکر الٰہی سے مجالس گرم ہو جاتی ہیں بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں مکرم حافظ مخدوم شریف صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان اور مسجد اقصیٰ میں مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر اور مسجد ناصر آباد میں مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی مدرس مدرسہ احمدیہ تراویح پڑھا رہے ہیں جبکہ مسجد دارالانوار اور مسجد ننگل میں بھی نماز تراویح ادا کی جاتی ہے۔

درس حدیث کے بعد مرد و خواتین مزار سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بہشتی مقبرہ میں دعا کیلئے تشریف لے جاتے ہیں

اسی طرح سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے عالمی درس القرآن جو M.T.A انٹرنیشنل کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ براہ راست تمام دنیا میں نشر ہو رہا ہے کا بھی مساجد کے علاوہ بعض مقامات پر باقاعدہ انتظام ہے۔ اسی طرح گھروں میں بھی ڈش انٹینا کے ذریعہ لوگ بھرپور استفادہ کرتے ہیں نوافل دعاؤں ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن مجید کا دور دورہ ہے واقعی ایسا لگتا ہے کہ رمضان میں روحانی دنیا کی بہار آگئی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ رمضان کی برکات سے اپنی جھولیاں بھرنے کی توفیق دے۔

اعلان معافی

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم فیض احمد آف چینئی تامل ناڈو کو ازراہِ شفقت اخراج از نظامِ جماعت کی سزا معاف فرما دی ہے۔ (ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

نصف گھنٹہ احمدیوں کے ساتھ

اتوار (۱۰ر اکتوبر ۹۹ء) کو ۴ بجے شام ماؤلنکر ہال نئی دہلی میں احمدیوں (جنہیں عام طور سے قادیانی کہتے ہیں) کا ایک اچھا جلسہ مذہبی برداشت اور بین الاقوامی مفاہمت کے موضوع پر جناب مرزا وسیم احمد صاحب ناظم اعلیٰ (ہندوستان) کی صدارت میں منعقد ہوا۔ موصوف احمدی تحریک کے بانی جناب مرزا غلام احمد صاحب کے پوتے ہیں۔ اس تحریک کا صدر دفتر قادیان پنجاب میں ہے۔

پاکستان میں ان لوگوں کو جنرل ضیاء الحق کے دور حکومت میں خارج از اسلام قرار دے دیا گیا تھا۔ قادیانیوں کا کہنا ہے کہ قدرت نے جنرل صاحب کو اس ظلم کی یہ سزا دی کہ ایک ہوائی حادثہ میں انہیں جلا کر راکھ کر دیا۔ وہاں پاکستان میں احمدیوں کی وہی پوزیشن ہے جو اسلامی جمہوریہ ایران میں بہائیوں کی ہے۔

ساری دنیا میں مسلمان سنی، شیعہ، احمدی، بہائی اور کئی دوسرے فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں اور کہیں کہیں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے دکھائی دیتے ہیں۔ جیسا کہ آج کل پاکستان میں شیعہ سنی فسادات کی دل ہلانے والی خبریں اخبارات میں شائع ہو رہی ہیں۔ اس ملک میں مسلمانوں کی ایک جماعت احمدیوں کے مکتبہ فکر سے چراغ پا ہو جاتی ہے جبکہ دستور ہند کا آرٹیکل ۲۵ تمام مکاتب فکر کو بعض شرائط کے ساتھ اظہار خیال کی بھرپور آزادی دیتا ہے۔

اگر ہم ایسے لوگوں کے اجتماعات میں جا سکتے ہیں اور ان کے ساتھ معاشرتی روابط رکھ سکتے ہیں جو خالق کائنات کی وحدانیت پر یقین نہیں رکھتے اور اسلام کے نظریہ سماجی انصاف سے بغض رکھتے ہیں تو مرزا غلام احمد صاحب کے پیرؤوں سے پرخاش رکھنا اپنے آپ کو جھوٹی تسلی دینے کے مترادف معلوم ہوتا ہے۔

جلسہ کی کارروائی سے اندازہ ہوا کہ قادیانیوں کے یہاں ایسی نشستوں میں تالی بجا کر خوشی ظاہر کرنا ممنوع ہے ہر مقرر اپنا مدعا قرآنی آیات سے شروع کرتا ہے اور اپنے دلائل بھی قرآنی آیات پر رکھتا ہے۔

جناب مولوی سید کلیم الدین صاحب جناب مولانا حمید کوثر صاحب اور پروفیسر رتنا کر پانڈے کی تقریروں سے اور سہارن پور سے آئے ہوئے ایک سرگرم کارکن جناب ذاکر حسین خان صاحب سے بات کر کے اس تحریک کا یہ بنیادی اصول معلوم ہوا کہ یہ اسلام کا عدل و انصاف اور سلامتی کا نظریہ سارے عالم کے سامنے پیش کرنے کیلئے کوشاں ہے اور اس مقصد کے حصول کیلئے قادیان میں ایک ایسا تعلیمی ادارہ چلایا جا رہا ہے جہاں طلباء کو تمام عالمی مذاہب کا تقابلی مقابلہ سکھایا جاتا ہے۔

احمدی تحریک کے ماننے والے ذہنی تصادم اور جسمانی تشدد سے دور رہتے ہیں ان کا سارا زور مطالعہ اور دعا مانگنے پر ہوتا ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ دل سے اپنے خالق کے سامنے سجدہ کرنے اور گریہ وزاری سے طوفان کا رخ بدل سکتا ہے اور ظالم کے قدم اکھڑ سکتے ہیں۔

اب جبکہ انسانی حقوق کا ہر طرف چرچا ہے اور تمام امور پر دستور ہند کو بالادستی حاصل ہے ان لوگوں کو اپنی بساط درست کرنی چاہئے جو حکمراں فرقہ سے ٹکرانے سے کتراتے ہیں اور نہتے احمدیوں سے بھڑنے کے مواقع ڈھونڈتے ہیں۔ ان سے مقابلہ کرنے کا صرف ایک مہذب طریقہ ہے کہ ان کے علم کا جواب علم سے دیا جائے۔

طاہر صدیقی

ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف انڈیا ۱۳۰۔ پٹیالہ ہاؤس۔ تلک مارگ۔ نئی دہلی ۱۱۰۰۰۱

مرسلہ:۔ محمد ذاکر خان صدر جماعت سہارنپور یوپی (بحوالہ روزنامہ قومی آواز نئی دہلی 17.10.99)

طالبان دعا:۔
Auto Traders
آٹو ٹریڈرز
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان- 248-1652, 248-5222
رہائش- 243-0794, 27-0471

پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار
بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
لولاک لما خلقت الافلاک
لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ
ہمارا جرم بس یہ ہے کہ ہم ایمان رکھتے ہیں
کہ جب ہوگا اسی اُمّت سے پیدا رہنما ہوگا
ہمارے سید و مولا نہیں محتاج غیروں کے
قیامت تک بس اب دورہ اُنہی کے فیض کا ہوگا
نہ آئے گا مسلمانوں کا رہبر کوئی باہر سے
جو ہوگا خود مسلمانوں کے اندر سے کھڑا ہوگا
جو اپنی زندگی ان کی غلامی میں گزارے گا
بنے گا رہنمائے قوم فَخْرُ الْاَنْبِیَاء ہوگا
برائے خدمت خلق | اپنے مریضوں کا علاج | دعا - دوا - صدقہ - پرہیز | اور ہمیشہ خوش رہا کریں
محبّت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
درخواست دعا | جماعت احمدیہ عالمگیر (انٹرنیشنل) | منجانب محتاج دعا | جماعت احمدیہ اترپردیش

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR & MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

STAR
☎ 54310
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

. Vol - 48 Thursday, 16/23 Dec 1999 Issue No: 51/50

☎ (091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(091) 01872-70105

صدقۃ الفطر۔ اور عید فنڈ

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا سا حکم ہے۔ مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں۔ حقیقت میں بہت اہم اور ضروری ہوتے ہیں۔ جن کی بجا آوری اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور عدم بجا آوری خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتی ہے۔ اسی قسم کے اسلامی احکام میں سے (جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں) ایک اہم حکم صدقۃ الفطر سے تعلق رکھتا ہے۔ جو تمام مسلمان مردوں۔ عورتوں اور بچوں پر (خواہ وہ کسی بھی حیثیت کے ہوں) فرض ہے جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو۔ اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کیلئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ بلکہ معتبر روایات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔ صدقۃ الفطر کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کیلئے ایک صاع عربی پیمانہ مقرر کی ہے جو قریباً اڑھائی کلو کے ہم وزن ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے چونکہ آج کل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں بھی ادا کیا جاتا ہے۔ اس لئے جماعتیں غلہ کے مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔ قادیان اور اس کے گردونواح میں چونکہ ایک صاع غلہ کی اوسط قیمت -/14 روپے بنتی ہے اس لئے پنجاب کیلئے صدقۃ الفطر کی پوری شرح -/14 روپے مقرر کی گئی ہے۔ صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید الفطر سے کم از کم پانچ روز پہلے ہو جانی چاہیئے تاکہ بیوگان۔ یتامیٰ اور نادار مستحقین کی اس رقم سے بروقت امداد کی جا سکے۔

یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے۔ لیکن جن جماعتوں میں صدقۃ الفطر کے مستحق لوگ نہ ہوں وہ ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوائیں۔ یاد رہے کہ صدقۃ الفطر کی رقم دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

عید فنڈ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے ہر کمانے والے فرد کیلئے کم از کم ایک روپیہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے۔ اب جبکہ روپیہ کی قیمت کئی گنا گر چکی ہے احباب جماعت کو چاہئے کہ اپنے عید کے اخراجات میں کفایت کرتے ہوئے اس مد میں بھی زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے جملہ احباب کو اس ضروری فریضہ کی ادائیگی کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
☎ دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

پتے کی پتھری
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
پتے کی پتھری بغیر اپریشن کے دس دن کے اندر دیسی دوائی سے نکل جاتی ہے
علاج قادیان آکر کروانا ہوگا
Phone No : 01872-71152
حکیم عبدالحمید ملکانہ محلّہ احمدیہ قادیان

اخبار "ہفت روزہ بدر" کی ملکیت اور دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ فارم نمبر ۴ قاعدہ نمبر ۸
رجسٹریشن نمبر R.N.61/57

۱۔ مقام اشاعت	قادیان
۲۔ وقفہ اشاعت	ہفت روزہ
۳۔ پرنٹر و پبلشر	منیر احمد حافظ آبادی
۴۔ قومیت	ہندوستانی
پتہ	محلہ احمدیہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب (انڈیا)
۵۔ ایڈیٹر کا نام	منیر احمد خادم
قومیت	ہندوستانی
پتہ	محلہ احمدیہ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب (انڈیا)

میں منیر احمد حافظ آبادی اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات کا تعلق ہے درست ہیں۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر قادیان
پروپرائٹر نگران بورڈ بدر

اعلان برائے قائدین مجالس و ناظمین اطفال بھارت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت کا سال نو 2000-1999 یکم نومبر سے شروع ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ یہ سال ہم سب کیلئے باعث برکت بنائے۔ آمین!

اس ضمن میں تمام قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ شروع سال سے ہی اپنی مساعی کو تیز تر کریں اور اپنی اپنی مجالس میں درج ذیل امور پر فوری کاروائی کریں۔

۱- سب سے پہلے اپنی مجلس میں اطفال کی تنظیم قائم کرتے ہوئے ان کی مجلس عاملہ کی تشکیل دیکر اسکی رپورٹ مرکزی دفتر کو جلد بھجوا دیں۔

۲- ۳۱ جنوری ۲۰۰۰ تک اپنی اپنی مجالس کا تشخیص بجٹ اور فہرست تجدید مکمل کر کے دفتر ھذا کو ارسال کریں۔

۳- ہر ماہ کی رپورٹ کارگزاری اگلے ماہ کی پانچ تاریخ تک دفتر ہذا کو ارسال کریں۔

۴- اطفال کی تعلیمی و تربیتی پروگراموں کو وسیع اور احسن بناتے ہوئے اس شعبہ کی طرف خاص توجہ دیں۔

رپورٹ فارم، تجدید فارم، بجٹ فارم کی ضرورت ہو تو جلد ہی مرکزی دفتر سے حاصل کر لیں۔

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

برائے الیکٹریکلس/ڈش انٹینا/الیکٹرانکس ٹریننگ کلاسز

جملہ امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ الیکٹریکلس، ڈش انٹینا، الیکٹرانکس Home Appliances اور ٹرانسفارمر کے بارہ میں ٹریننگ کلاس یکم جنوری 2000ء سے صرف دو ماہ کیلئے قادیان میں شروع ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

محترم جناب رشید خالد صاحب اور مکرم بشیر الشمس صاحب یہ کلاس لیں گے۔ آپ خواہش مند افراد جماعت جو اس لائن میں دلچسپی رکھتے ہوں اور طالب علم نہ ہوں بلکہ وہ نوجوان جو بے روزگار ہوں۔ اس کلاس میں شرکت کر سکتے ہیں اوّل اور دوم آنے والوں کو روزگار چلانے کیلئے Small Industries کا سامان بطور انعام دیا جائے گا۔ طلباء اس سے مستثنیٰ ہوں گے۔

اس سلسلہ میں قادیان آنے اور واپس جانے کے اخراجات سفر درخواست دہندگان کے اپنے ہی ہوں گے۔ البتہ قیام و طعام کا جماعتی طور پر انتظام ہوگا۔ موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں۔ ایسے خواہش مند احمدی احباب داخلہ فارم کیلئے نظارت امور عامہ قادیان کو تحریر کریں۔ نیز یہ فارم مکمل کر کے محترم امیر صاحب/صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ دفتر نظارت امور عامہ کو آنے چاہئیں۔ نوٹ: تمام لیکچرز اُردو میں ہوں گے۔

(نوٹ:۔ رمضان المبارک کی وجہ سے داخلہ کیلئے مزید 15 دنوں کی توسیع کر دی گئی ہے)

(ناظر اُمور عامہ قادیان)